

(اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ..... (هود: ٥٢)

# النوار الاستغفار والتوب

امجد علی خاں



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

هُوَ اللَّهُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
وہ اللہ

الْزَكِيُّ الْبَرُّ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
کو نہیں کوئی معبود

إِلَٰهُهُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
مگر وہ

الرَّحْمَنُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
بڑا مہربان

الرَّحِيمُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
نہایت رحم والا

الْمَلِكُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
بادشاہ

الْقُدُّوسُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
پاک

السَّلَامُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
سلامت رکھنے والا

الْمُؤْمِنُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
امن دینے والا

الْمُهَيِّمُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
منگھبان

الْعَزِيزُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
غالب

الْجَبَّارُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
زبردست

الْمُتَكَبِّرُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
بڑائی والا

الْخَالِقُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
پیدا کرنے والا

الْبَارِئُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
علم کا بنانے والا

الْمُصَوِّرُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
صورت بنانے والا

الْغَفَّارُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
بخشنے والا

الْقَهَّارُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
زبردست

الْوَهَّابُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
بہت دینے والا

الرَّزَّاقُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
رزق دینے والا

الْفَتَّاحُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
کھولنے والا

الْعَلِيمُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
جاننے والا

الْقَابِضُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
بند کرنے والا

الْبَاسِطُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
کھولنے والا

الْخَافِضُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
پست کرنے والا

الرَّافِعُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
بلند کرنے والا

الْمُعِزُّ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
عزت دینے والا

الْمُذِلُّ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
خوار کرنے والا

السَّمِيعُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
سننے والا

الْبَصِيرُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
دیکھنے والا

الْحَكَمُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
حاکم

الْعَدْلُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
عدل کرنے والا

اللطيفُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
باریک بین

الْخَبِيرُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
خبردار

الْحَلِيمُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
برودار

الْعَظِيمُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
بزرگ

الْغَفُورُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
بخشنے والا

الشَّكُورُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
شکر پسند

الْعَلِيُّ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
بلند

الْكَبِيرُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
بڑا

الْحَفِيزُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
منگھبان

الْمَقِيتُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
قوت دینے والا

الْحَسِيبُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
کافی

الْجَلِيلُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
بزرگ

الْكَرِيمُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
سخی

الرَّقِيبُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
منگھبان

الْمُجِيبُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
قبول کرنے والا

الْوَاسِعُ  
جَنَّ جَلَّالَهُ  
فراموش دینے والا



الْحَكِيمُ جَنَّ جَلَالُهُ حکمت والا	الْوَدُودُ جَنَّ جَلَالُهُ دوست بڑا	الْمُحِيدُ جَنَّ جَلَالُهُ بزرگ	الْبَاعِثُ جَنَّ جَلَالُهُ اُٹھانے والا	الشَّهِيدُ جَنَّ جَلَالُهُ گواہ	الْحَقُّ جَنَّ جَلَالُهُ سچا
الْوَكِيلُ جَنَّ جَلَالُهُ کارساز	الْقَوِيُّ جَنَّ جَلَالُهُ طاقت والا	الْمُتَيْنُ جَنَّ جَلَالُهُ مضبوط	الْوَلِيُّ جَنَّ جَلَالُهُ دوست	الْحَمِيدُ جَنَّ جَلَالُهُ قابل تعریف	الْمُحْصِي جَنَّ جَلَالُهُ گنہگار
الْمُبْدِيُ جَنَّ جَلَالُهُ پہلے پیدا کرنے والا	الْمُعِيدُ جَنَّ جَلَالُهُ دوبارہ پیدا کرنے والا	الْمُحْيِيُ جَنَّ جَلَالُهُ زندہ کرنے والا	الْمُمِيتُ جَنَّ جَلَالُهُ مارنے والا	الْحَيُّ جَنَّ جَلَالُهُ زندہ	الْقَيُّومُ جَنَّ جَلَالُهُ ہمیشہ رہنے والا
الْوَّاحِدُ جَنَّ جَلَالُهُ پانے والا	الْمُبَاجِدُ جَنَّ جَلَالُهُ بزرگی والا	الْوَّاحِدُ جَنَّ جَلَالُهُ ایک	الْأَحَدُ جَنَّ جَلَالُهُ اکیلا	الْصَّادِقُ جَنَّ جَلَالُهُ بے نیاز	الْقَادِرُ جَنَّ جَلَالُهُ قدرت والا
الْمُقْتَرِرُ جَنَّ جَلَالُهُ صاحب قدرت کا	الْمُقَدِّمُ جَنَّ جَلَالُهُ پہلا	الْمُؤَخِّرُ جَنَّ جَلَالُهُ پچھلا	الْأَوَّلُ جَنَّ جَلَالُهُ اول	الْآخِرُ جَنَّ جَلَالُهُ آخر	الظَّاهِرُ جَنَّ جَلَالُهُ اشکارا
الْبَاطِنُ جَنَّ جَلَالُهُ پوشیدہ	الْوَالِيُ جَنَّ جَلَالُهُ کارساز	الْمُتَعَالِ جَنَّ جَلَالُهُ برتر	الْبَرُّ جَنَّ جَلَالُهُ احسان کرنے والا	التَّوَّابُ جَنَّ جَلَالُهُ توبہ قبول کرنے والا	الْمُنْتَقِمُ جَنَّ جَلَالُهُ بدل لینے والا
الْعَفْوُ جَنَّ جَلَالُهُ معاف کرنے والا	الرَّءُوفُ جَنَّ جَلَالُهُ بہت مہربان	قَالَ الْمَلِكُ جَنَّ جَلَالُهُ مالک ملک کا	ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ جَنَّ جَلَالُهُ حسب بزرگی اور عزت کا	الْمُقْسِطُ جَنَّ جَلَالُهُ عدل کرنے والا	الْجَامِعُ جَنَّ جَلَالُهُ جمع کرنے والا
الْغَنِيُّ جَنَّ جَلَالُهُ بے پردہ	الْمُغْنِيُ جَنَّ جَلَالُهُ دولت بخشنے والا	الْمَانِعُ جَنَّ جَلَالُهُ منع کرنے والا	الضَّارُّ جَنَّ جَلَالُهُ ضرر دینے والا	النَّافِعُ جَنَّ جَلَالُهُ نفع دینے والا	النُّورُ جَنَّ جَلَالُهُ روشنی والا
الْهَادِيُ جَنَّ جَلَالُهُ راہ دکھانے والا	الْبَدِيعُ جَنَّ جَلَالُهُ نیا پیدا کرنے والا	الْبَاقِيُ جَنَّ جَلَالُهُ ہمیشہ رہنے والا	الْوَارِثُ جَنَّ جَلَالُهُ مالک	الرَّشِيدُ جَنَّ جَلَالُهُ راہنما	الصَّبُورُ جَنَّ جَلَالُهُ بڑا تحمل والا



# انتساب

میں اس کتاب کو نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس

میں بطور ہدیہ پیش کرتا ہوں

اور

اسے انتہائی پیاری بیٹیوں و انیا، فجر، عائشہ، وردہ اور مدحت

کے نام کرتا ہوں



ہرچہ بر تو آید از ظلماتِ غم  
غم چوں بنی زود استغفار کن  
آن زیبائی و گستاخی است ہم  
غم بامر خالق آید کار کن

(مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)



## فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	پیش لفظ	9
2	استغفار کے معانی اور حقیقت	11
3	توبہ کے لغوی معانی	14
4	اجزائے توبہ	17
5	استغفار اور توبہ میں فرق کیا ہے؟	19
6	توبہ ایسی با عظمت نعمت اور قرآنی نظریہ	26
7	توبہ کرنا واجب ہے اس سے مفر نہیں	27
8	حقیقی توبہ کا راستہ	30
9	توبہ کی قبولیت	32
10	توبہ سے روگردانی کرنا ہلاکت ہے	33
11	آخری سانس کے وقت کی گئی توبہ نامقبول ہے	38
12	قبولیت توبہ میں مزاحم ہونے والے اسباب	43



## فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
13	توبہ نہ کرنے کے اسباب و وجوہات	44
14	توبہ و استغفار اور فرامین الہی	48
15	دامی نجات اور خوشی کا حصول	55
16	توبہ و استغفار احادیث مبارکہ کی روشنی میں	61
17	اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر خوش ہوتا ہے	70
18	توبہ و استغفار اور معمولات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	76
19	کربھلا ہو بھلا	84
20	اللہ کی پکڑ سے خبردار رہو	86
21	توبۃ النصوح کیا ہے اور کیسے ممکن ہے؟	90
22	ہمارے اسلاف اکرام کا برے خاتمہ سے ڈرنا	109
23	توبہ کرنے میں کوتاہی اور غفلت کرنا	111
24	برے خاتمہ کے اسباب و وجوہات	113
25	برے خاتمہ کے دو درجات ہیں	114
26	صلوۃ توبہ	115
27	توبہ و استغفار اور رزق کا تعلق	117



## فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
28	فحش کلامی اور بدزبانی کا علاج	121
29	وہ بد بخت جن کی توبہ قبول نہیں ہوتی	122
30	توبہ کا مفہوم بزرگان دین کی نظر میں	127
31	اقسام توبہ	128
32	گناہ کے بعد توبہ کرنا	129
33	استغفار کی فضیلت	136
34	انبیاء علیہم السلام کا استغفار	139
35	استغفار کے چند مسنون صیغے	141



## پیش لفظ

### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ❁

الحمد لله رب العالمين في كل لمحة ونفس كما يحب ربنا ويرضى . وصلوات الله البر الرحيم على النبي وآله في كل لمحة ونفس بقدر عزتك يا عزيز وحق قدرة ومقداره العظيم .

گناہ کا ارتکاب کرنا جتنا سہل و آسان ہے اسے ترک کرنا اسی قدر کٹھن اور دشوار۔ عصیاں کار ہمیشہ اس لذت گناہ کو تو یاد رکھتا ہے جو اس کے دوران ارتکاب ہوئی لیکن اس جزا و سزا کو فراموش کر بیٹھتا ہے جس کا اس سے وعدہ کیا گیا ہے۔ کیا انسان اس ازلی حقیقت کو اپنے قلب و ذہن سے محو کر چکا کہ اسے یو نہی مہمل نہیں چھوڑ دیا جائے گا۔

شیطان لعین کی یہی لگن اور تنگ و دور ہی ہے کہ وہ انسان کو رحمت الہیہ سے مایوس کر دے۔ اور معصیت و گناہ کی غلاظتوں کی اتھاہ گہرائیوں میں دھکیل دے۔ جہاں سے وہ سیدھا جہنم کی ان دیکھی پر عذاب وادیوں کا ہی مکین ہو کر رہ جائے۔ لیکن اللہ جل شانہ کے مخلص، نیک اور برگزیدہ بندے وہی ہوتے ہیں۔ جو شیطانی وساوس کے جال کو تار تار کر دیتے ہیں۔



اور رجوع الی اللہ کرتے ہوئے بابِ توبہ و استغفار پر اس وقت تک بار بار دستک دیتے ہیں۔ جب در توبہ ان کے لئے وانہ ہو جائے۔ وہ اپنی معصیتوں اور لغزشوں پر مصر نہیں رہتے۔ اور یہی عمل راہِ نجات کی طرف لے جانے والا ہے۔ آئیے! ہم بھی ان بزرگانِ دین کی پیروی کرتے ہوئے اللہ جل جلالہ کے حضور دستِ سوال دراز کریں۔ اور اس سے اسکی بیکراں رحمت و مغفرت کے طلب گار ہوں۔

اس کتاب میں موجود سبھی خوبیاں رحمتِ الہیہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جود و سخا کی مرہونِ منت اور جس قدر خامی و کوتاہی دیکھنے میں آئے اس کا سبب میری کم علمی اور میری لغزشیں ہونگی۔ جس کے لئے اپنے میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور معافی کا طلب گار ہوں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ۔

محتاجِ دعا

گدائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امجد علی خاں

۵ جنوری ۲۰۱۵ء، ۱۴ / ربیع الاول ۱۴۳۶ ہجری بروز پیر



# استغفار کے معافی اور حقیقت

## استغفار کے لغوی معافی

استغفار کے لغوی معافی ”ستر چھپانا، ڈھانپنا اور پردہ ڈالنا“ کے ہیں۔ شرعی اعتبار سے استغفار کے معنی ہیں اللہ رب العزت سے ”بخشش مانگنا اپنے گناہ کی معافی مانگنا، توبہ کرنا، مغفرت چاہنا“ اور مَغْفِرَةٌ اور غُفْرَانٌ کے معنی ہیں ”ڈھانپنا اور پردہ ڈالنا“۔

جب اللہ تبارک و تعالیٰ کسی مجرم و خطاکار کو اپنی مغفرت سے نواز دے تو حقیقت میں اللہ رب العزت نے اس انسان کے جرم کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لیا، اس کے جرم و خطا پر سزا دینے کے بجائے اُس پر اپنے رحم و کرم کا پردہ ڈال دیا اور اس کے نامہ اعمال میں اس جرم کو شمار نہ کرتے ہوئے اسے یوں محو کر دیا جیسے وہ جرم و خطا سرزد ہی نہ ہوئے ہوں۔

سرور کائنات فخر موجودات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔ ”جب بندہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراٹا کاتبین کو اس کے گناہ بھلا دیتے ہیں۔ اور اس کے اعضاء اور

جوارح کو بھی بھلا دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ زمین کے ٹکڑوں کو بھی اللہ تعالیٰ بھلا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے خلاف اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں کوئی گواہ نہیں ہوگا۔ (ترغیب عن حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سادہ الفاظ میں یوں کہہ لیں کہ اللہ کریم نے اپنی صفت عفو و درگزر سے کام لیتے ہوئے کئے جانے والے جرم پر مجرم کی گرفت کرنے کے بجائے اسے معاف کر دیا۔ لفظ استغفار سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر سرزد ہونے والا جرم اور گناہ قابل گرفت اور موجب عذاب و سزا ہے، یہ الگ بات ہے کہ اللہ جل جلالہ محض اپنے بے پایاں فضل و کرم کے سبب کسی بھی جرم و خطا سے صرف نظر کرتے ہوئے اس کی پردہ پوشی فرمائے اور اپنے خطاکار بندے پر عفو و رحم کرتے ہوئے اسے معاف کر دے اور بخش دے۔

دنیا میں اللہ کریم غفور الرحیم کی طرف سے مغفرت یہ ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے بندے کا گناہ چھپاتا ہے اور کسی دوسرے پر اس کو ظاہر نہیں کرتا۔ اور آخرت میں مغفرت یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس (گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ) پر اسے سزا نہیں دیتا۔ (جس کا مطلب یہ ہوا کہ معاف کر دیتا ہے)۔

(مرقاۃ المفاتیح از ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

اس بات میں کوئی ابہام اور شک و شبہ نہیں ہونا چاہئے کہ انسان سے سرزد ہونے والے تمام دانستہ و نادانستہ گناہوں (صغیرہ یا کبیرہ) پر پردہ ڈالنا اور معاف کرنا



اللہ جل شانہ ہی کے ہاتھ میں ہے، اور اللہ کے سوا کوئی دوسری ہستی نہیں جو  
انساں کو اس سے سرزد ہونے والے گناہ کے عذاب سے بچالے، بجز اس کے کہ  
اللہ جو غفور الرحیم ہے اس سلسلے میں کسی کی سفارش اپنی رضا سے قبول کرے۔  
استغفار کے معانی محض زبانی کلامی "استغفر اللہ؛ استغفر اللہ کرنے کے نہیں، بلکہ  
انتہائی خلوص کے ساتھ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے جرم و خطا پر اظہارِ ندامت  
کرتے ہوئے خدائے بزرگ و برتر سے بخشش و معافی طلب کرنے اور اس کے  
عذاب سے ڈر کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے ہیں۔

## توبہ کے لغوی معانی

”توبہ کلمہ توب سے لیا گیا ہے اور اس کے لغوی معانی ہیں رجوع کرنا، واپس آنا، لوٹنا وغیرہ جب کہ شرعی اعتبار سے توبہ کا مطلب ہے اپنے کئے گئے گناہ پر پشیمان و شرمندہ ہونا، رجوع کرنا گناہوں سے طاعت کی طرف۔ سرزد ہونے والے گناہ پر اگر انسان کی شرمندگی و ندامت خوف الہی کے باعث ہے تو توبہ درست ہوگی اور اگر غیر اللہ کے ڈر یا کسی ضرر رسانی (جسمانی و روحانی اذیت اور تکلیف یا رتبہ و مال میں زوال کے خدشات وغیرہ) کے خوف سے ہے تو ایسی توبہ درحقیقت توبہ ہے نہیں۔

جب گناہ کرنے والا ترکِ گناہ کر کے اللہ جل جلالہ کی طرف رجوع کرے گا۔ اور خلوص نیت کے ساتھ شرمساری و ندامت کا اظہار کرے گا تو یہی انداز حقیقی توبہ کا مظہر ہوگا۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ”باب الاستغفار“ میں جناب ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رقمطراز ہیں۔ ”(پہلا یہ کہ) گناہ سے اطاعت کی طرف رجوع کرنا اور (دوسرا یہ کہ) غفلت سے ذکر کی طرف رجوع کرنا اور (تیسرا یہ کہ) غیبت سے حضور کی طرف لوٹ آنا توبہ کہلاتا ہے۔“

شرعی اصطلاح میں توبہ سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں علامہ طیبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:- ”توبہ شریعت کی اصطلاح میں گناہ کو اس کے برا ہونے کے سبب ترک کرنا۔ اور اپنی اس کوتاہی اور خطا پر شرمندہ ہونا اور آئندہ کے لئے اس عزم (پختہ ارادے کا اظہار کرنا) کرنا کہ اب اس گناہ کو نہیں کریں گے اور اس خطا کی تلافی (مداوا) کرنا۔“



”لسان العرب“ (للامام العلامة ابی الفضل جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور الافریقائی المصری) میں ہے:

تاب الى الله يتوب توبًا وتوبة ومتبًا: اناب و رجع عن المعصية الى الطاعة. (۱/ ۲۳۳)

”تاب الى الله“ جس کا فعل مضارع ”یتوب“ ہے اور جس کے مصدر ”توبًا“، ”توبۃ“ اور ”متبًا“ ہیں، اس کے معنی انابت اور گناہ کے راستے سے خدا کی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف لوٹ آنے کے ہیں۔“

144

تبت اليك، فتقبل تابتي وصيت، ربّي، فتقبل صامتي

فان التوبة من الذنب الندم والاستغفار. (مسند احمد، رقم

۲۵۰۷۷)

”گناہ سے توبہ کرنے کے معافی یہ ہیں کہ انسان اپنے گناہ پر شرمسار اور پشیمان ہو اور اس کے لیے اللہ جل شانہ سے معافی مانگے۔“

التوبة من الذنب ان يتوب منه ثم لا يعود فيه. (مسند

احمد، رقم ۴۰۴۳)

”گناہ سے توبہ یہ ہے کہ انسان اس (گناہ) سے پلٹ آئے (یعنی ترک کر دے) اور پھر اس میں نہ پڑے۔“

توبہ درحقیقت اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ تعلق کی تجدید کا اظہار ہے۔ کہ انسان نے جس تعلق اور رشتے کو نافرمانی اور معصیت کے ذریعے توڑ دیا تھا اب توبہ کے ذریعے اسے دوبارہ استوار کر لیا ہے۔



## اجزائے توبہ

توبہ کے تین اجزا ہیں: جن میں سے پہلے کا تعلق علم سے متعلق ہے۔ توبہ نصوح کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ انسان کو اس بات کا مکمل ادراک اور معرفت ہونی چاہئے کہ گناہ و معصیت کے سبب وہ اپنے خالق حقیقی سے دوری اختیار کر رہا ہے اور یہ ترک تعلق اس کے سم قاتل ہے۔ دوسرے جز کا تعلق کیفیت سے ہے۔ جب انسان کو علم ہو جائے کہ اس کے گناہ کے باعث وہ اپنے مالک حقیقی کی غضب ناک اور ناراضی مول رہا ہے تو اس کے دل میں بے چینی و بے قراری جنم لے گی جو بالآخر ندامت و شرمندگی کی کیفیت میں ڈھل جائے گی۔ سچی توبہ کے لیے سب سے پہلے اس بات کی معرفت ضروری ہے کہ گناہ خدا سے دوری کا باعث ہے۔ ہر وہ شخص جو خدا سے فی الواقع محبت رکھتا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتا ہے، اس کے دل پر یہ بات بہت شاق گزرے گی کہ اس کے گناہوں کی وجہ سے اس کا رب اس سے ناراض ہو گیا ہے۔ انسان کے اندر جب اس بات کی معرفت پیدا ہوتی اور اسے اس بات کا شعور ہوتا ہے تو اس کے اندر شدید ندامت اور پشیمانی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر یہی کیفیت شدت اختیار کر جانے بعد توبہ کے تیسرے جز کی شکل اختیار کر لے گی یعنی عزم و ارادہ۔ اور یوں اس میں قوت ارادی جنم لے گی جس کے بل بوتے پر اپنی حیات مستعار میں سے ایسے

سبھی اعمال و افعال رذیلہ کو نکال باہر کرے گا۔ جو اسکے اور رب ذوالجلال کے تعلق کو کمزور تر کرتے ہیں۔ اور تلافی مآفات کے طور پر نیک اعمال میں جی جان سے جت جائے گا۔ اور اپنے دل پر جمے گناہوں کی میل کچیل کو ندامت و شرمساری کے آنسوؤں سے دھونے کی ہر ممکن سعی کرے گا۔ توبہ تو وہ نور ہے جو دل و روح کے ان تاریک راہوں کو روشن کر دے گا جو معصیت و گناہ کے مسلسل ارتکاب کے سبب نافرمانی و گمراہی کی تاریکیوں سے اٹ گئیں ہوں۔



# استغفار اور توبہ میں فرق کیا ہے؟

توبہ اور استغفار باہم ساتھ ساتھ ہونے کے باوجود جدا جدا ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اَسْتَغْفِرُ وَارَبِّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ“ ... (ہود: ۵۲)

”گناہ بخشواؤ اپنے رب سے پھر رجوع کرو اس کی طرف...“

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر استغفار اور توبہ ایک ہی حقیقت رکھتے تو اللہ جل جلالہ دونوں کو یوں الگ الگ بیان نہ فرماتے۔

ایک حدیث مبارکہ میں آتا ہے: ”عن ابن معقل قال دخلت مع أبي علي عبد الله فسبعته يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الندم توبة، فقال له: أبي أنت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الندم توبة قال: نعم“ (إخرجه إمام أحمد وابن ماجه ورواه الطبراني في الكبير وابن ماجه .3429)

”گناہ پر) پشیمان ہونا توبہ ہے۔“

یعنی توبہ ندامت اور شرمندگی کا نام ہے۔ توبہ کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ اس

گناہ کو ترک دے، اگر گناہ کرنا نہیں چھوڑتا اور یہ صرف زبان سے توبہ اور استغفار کر رہا ہے، تو یہ سچی توبہ ہر گز نہیں ہے، اگرچہ استغفار کا ثواب تو انشاء اللہ مل ہی جائے گا۔

استغفار کا تعلق زبان سے ہے کہ گناہ کا ارتکاب کرنے والا اپنی زبان کے ذریعہ رب العالمین سے بخشش و مغفرت مانگتا ہے۔ یعنی استغفار پڑھتا ہے "استغفر اللہ" استغفار کرنا اصل میں وہ راستہ ہے جو انسان کو توبہ کی طرف لے جاتا ہے۔ توبہ کا تعلق انسان کے دل سے ہے کیونکہ انسان اگر واقعی اپنے کسی گناہ پر نادم اور شرمندہ ہے تو پھر اس کا اپنے خالق حقیقی کی طرف رجوع کرنا اور آئندہ اس گناہ میں ملوث نہ ہونے کا عہد دل ہی سے ممکن ہوگا۔ توبہ کی تین شرطیں ہیں۔ پہلی یہ کہ "ترک معصیت یعنی گناہ کو چھوڑ دینا" دوسری یہ کہ "سرزد ہونے والے گناہ پر ندامت و شرمندگی کا واضح اظہار" اور تیسری یہ کہ "آئندہ کے لئے اس گناہ کا دوبارہ مرتکب نہ ہونے کا پختہ عزم"

"توبہ میں گزشتہ پر ندامت کے ساتھ آئندہ پرہیز کا پہلو غالب ہے اور استغفار میں جرم کی معافی کا پہلو غالب ہے۔" (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۶۷۲، مکتبہ شیخ الاسلام، دیوبند) راغب اصفہانی اس طرح قلم بند کرتے ہیں۔ "التوبہ ترک الذنب علی اجمل الوجوه و ہوا بلغ وجوه الاعتذار" (مفردات راغب ۷۶)۔

اگر توبہ کے اندر مذکورہ بالا شرائط نہیں پائی جائیں گی تو توبہ کامل نہ ہوگی۔ جبکہ استغفار توبہ کے مقابلے میں عام ہے۔ کیونکہ اس میں اوپر بیان کی گئی شرائط ضروری نہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ انسان جب چاہے ہر حال میں استغفار کر سکتا ہے اور یہ بات فائدے سے خالی نہیں

کیونکہ استغفار کرنے کی یہی عادت انسان کو ایک دن حقیقی توبہ کی طرف لے جائے گی۔

علمائے حق بتاتے ہیں یوم حساب پر جب بندے موقع حساب میں لائے جائیں گے اور اس سے ان کے اعمال کے متعلق پوچھ گچھ کی جائے گی تو ایک بدنصیب اور سیاہ بخت انسان کہے گا۔ اے میرے پروردگار! میں ناداں و بے خبر تھا اور اپنی شہوت و غضب کے ساتھ ساتھ خواہشات نفسانی کا اسیر (قیدی) تھا اور میں شیطان لعین کے پیدا کردہ وسوسوں کے سامنے بے بس اور مجبور تھا تو اللہ رب العزت جواب میں فرمائیں گے کیا تم پر کوئی ایسی ذمہ داری ڈال دی گئی تھی جو تمہاری قوت و استطاعت سے باہر تھی؟ کیا میں نے توبہ کے بارے میں سخت شرائط اور قواعد و ضوابط لاگو کئے تھے؟ تو گنہگار انسان جواب میں عرض کرے گا۔

الھی ارحمنی اذ انقطعت حجتی وکل عن جوابک لسانی و طاش عند سؤالک...  
(ابو حمزہ ثمالی)

خدایا! میری حالت پر رحم فرما تو نے میرے حیلہ و حجت کا خاتمہ کر دیا۔ تجھے جواب دینے میں میری زبان کام نہیں کرتی تیرے سوالات سے میرے دل پر دہشت طاری ہوئی ہے اس لئے جواب سے قاصر ہے۔

گناہ انسان سے ہو جاتے ہیں اور اس میں کوئی دوا آراء نہیں۔ اصل مسئلہ سرزد کئے گئے گناہ و خطا کو تسلیم کر کے اللہ ذوالجلال والا کرام کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہے۔ کہ الہی العالمین میں تیرا مجرم ہوں اور تجھی سے اپنی خطا و جرم کی معافی چاہتا ہوں۔ لیکن جو ایسا کرنے میں



لعیت و لعل سے کام لے وہ گناہ سے کہیں زیادہ گناہ گار ہے جو اپنے نفس کو دھوکا دے رہا ہے اور توبہ و استغفار میں سبقت کے بجائے سستی سے کام لے کر اطاعت الہیہ کی بجائے سرکشی و نافرمانی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک مطیع ترین (اطاعت گزار اور فرمانبردار) انسان وہ ہے جو اپنے نفس کو نصیحت کرے اور گناہ گار ترین وہ ہے جو اپنے نفس کو دھوکا دے۔ واقعاً نفس کو فریب دینے والا خسارہ میں ہوگا۔“ (خطبہ ۸۶-۳)

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا ”اے میرے بیٹے! توبہ کرنے میں دیر مت کرنا کیونکہ موت اچانک آئے گی۔“ استغفار وہ دروازہ ہے جو توبہ کی طرف کھلتا ہے۔

وفي سنن ابن ماجة بسند جيد عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ  
رضي الله عنه يَقُولُ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " طُوبَى لِمَنْ  
وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا "

اسی لئے کہا گیا خوش قسمت ہے وہ انسان جو اپنے نامہ اعمال میں استغفار کی کثرت پائے۔

عن الزبير بن العوام أن رسول الله صلى الله عليه وسلم  
قال ((من أحب أن تسره صحيفته فليكثر فيها من  
الاستغفار)) رواه الطبراني في الأوسط ورجاله ثقات وصححه الألباني (

اس کا مفہوم یہ ہوا کہ جو شخص چاہے کہ قیامت کے دن اس کا اعمال نامہ اس کو خوش کردے تو اس کو کثرت سے توبہ و استغفار کرتے رہنا چاہئے۔

رُوي عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : (من لَزِمَ الاستغفار جعل الله له من كل ضيقٍ مخرجاً ، ومن كل همٍّ فرجاً ، ورزقه من حيث لا يحتسب)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص استغفار میں پابندی کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی ہر تنگی کو دور کر دے گا اور ہر غم سے خلاصی دے گا اور اس کو روزی ایسی جگہ سے دے گا جہاں سے اس کو خیال بھی نہ ہو گا۔ (ابوداؤد: 1518)

يُرْوَى عَنْ لُقْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِهِ: "يَا بُنَيَّ، عَوِّدْ لِسَانَكَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي؛ فَإِنَّ لِلَّهِ سَاعَاتٍ لَا يَرُدُّ فِيهَا سَائِلاً".

حضرت لقمان سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ تم اپنی زبان کو "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي" کا خوگر (عادی) کر لو کیونکہ اللہ جل شانہ کی کچھ ساعتیں (گھڑیاں)

ایسی بھی ہیں۔ کہ ان میں وہ کسی بھی سائل کے سوال کو رد نہیں فرماتا۔ (چاہے دل سے مانگتا ہو یا زبان سے)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، مَا رَزَقْتُ وَلَدًا قَطُّ وَلَا وَلِدًا لِي ، قَالَ : " فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ كَثْرَةِ الْإِسْتِغْفَارِ ، وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ تُرْزَقُ بِهَا ، قَالَ : فَكَانَ الرَّجُلُ يُكْثِرُ الصَّدَقَةَ وَيُكْثِرُ الْإِسْتِغْفَارَ ، قَالَ جَابِرٌ : فَوُلِدَ لَهُ تِسْعَةٌ ذُكُورٍ . " (مسند ابی حنیفہ روایۃ الحنفی «سِتَابُ الطَّبِّ وَمَنْفَعِلُ الْمَرْضِ وَالرُّغْمَى وَالِدَعْوَاتِ ... رقم الحدیث: 440)

حضرت جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہنے لگا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میرے ہاں ابھی تک کوئی اولاد نہیں ہوئی، سرکارِ دو عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم کثرتِ استغفار اور صدقہ سے کہاں غفلت میں رہے؟ اس کی برکت سے تمہیں اولاد نصیب ہوگی۔ اس آدمی نے کثرت سے صدقہ دینا اور استغفار کرنا شروع کر دیا۔ حضرت جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتے ہیں کہ اس کی برکت سے اس کے ہاں نو (9) "لڑکے" پیدا ہوئے۔



قال الحسن البصري رحمه الله : "أَكْثَرُوا مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ فِي  
بُيُوتِكُمْ، وَعَلَى مَوَائِدِكُمْ، وَفِي طُرُقَاتِكُمْ، وَفِي أَسْوَاقِكُمْ، وَفِي  
مَجَالِسِكُمْ؛ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ مَتَى تَنْزِلُ الْبَغْفَرَةُ".

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "اپنے گھروں میں، اور اپنے  
دستر خوانوں پر اور اپنے راستوں پر اور اپنے بازاروں میں اور اپنی مجلسوں میں کثرت  
سے استغفار کیا کرو کیونکہ تم نہیں جانتے مغفرت کب نازل ہو جائے۔"  
اَلَا مَشَاءَ اللّٰہ! ایک ہم ہیں کہ ہمیں انہی مقامات پر دنیاوی باتوں سے ہی فرصت  
نہیں ملتی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی بجائے ہم مہمل اور بیکار  
گفتگو سے حظ اٹھاتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید میں علی الاعلان بیان کیا جا رہا  
ہے۔ "انسان خسارے میں ہے۔" اور ہم ہیں کہ خواب غفلت میں ڈوبے ہوئے  
ہیں۔

# توبہ ایسی با عظمت نعمت اور قرآنی نظریہ

قرآن مجید میں لفظ ”توبہ“ اور اس کے دیگر مشتقات تقریباً ۸۷ مرتبہ ذکر میں آئے ہیں، جو اس مسئلہ عظمت و اہمیت کا بین اور مسلمہ ثبوت ہے کہ توبہ و استغفار ایسی نعمت ربانی ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ توبہ ایسا نور ہے جو دل تاریک میں جب گھر لے تو زمین و آسمان کی سعادتیں اس کے لئے اپنا دامن وا کر دیتی ہیں۔ جس شخص پر توبہ و استغفار ایسی رحمت و نعمت کے دروازے کھل گئے اس کی نیک بختی اور کامیابی و کامرانی میں کیا شبہ رہا۔

قرآن مجید میں توبہ کے سلسلہ میں بیان ہونے والے مطالب کو ہم پانچ حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:-

۱۔ توبہ کرنا واجب ہے اس سے مفر نہیں

۲۔ حقیقی توبہ کا راستہ

۳۔ توبہ کی قبولیت

۴۔ توبہ سے روگردانی ہلاکت ہے

۵۔ قبولیت توبہ میں مزاحم ہونے والے اسباب

# توبہ کرنا واجب ہے اس سے مفر نہیں

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ۖ) (التحریم: 8)

"اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔"

(اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ) (ہود: 52)

"تم اپنے پالنے والے سے اپنی تقصیروں کی معافی طلب کرو اور اس کی جناب میں توبہ کرو۔"

وَاسْتَغْفِرِ اللَّهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا (النساء: ۱۰۶)

اور اللہ سے مغفرت مانگتے رہو۔ بے شک اللہ بخشنے والا ہے بڑا مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (النور: ۳۱)

(۳۱)

"اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ"



## وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۲۰﴾ (المزمل: ۲۰)

اور اللہ سے بخشش مانگتے رہو۔ بے شک اللہ بخشنے والا ہے، مہربان ہے۔

اں آیات مبارکہ کے معافی و مطالب پر غور و فکر سے واضح معلوم ہوتا ہے کہ خطاکار انسان پر واجب ہے کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور خالق حقیقی، مالک جزا و سزا سے اپنی خطا و تقصیر کی معافی مانگے۔ کیونکہ ان آیات میں صیغہ امر وارد ہوا ہے۔ اور اصحاب اصول کے نزدیک امر وجوب کے لیے ہوا کرتا ہے، الایہ کہ کوئی قرینہ و سلسلہ ایسا موجود ہو، جو اسے وجوب کے معنی سے پھیر رہا ہو۔

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:-

(واتفقت الامة على ان التوبة فرض على المؤمنين-) "امت کا اس بات پر اجماع

ہے کہ بے شک توبہ مومنوں پر فرض ہے۔" (الجامع الاحکام القرآن: ۹۰/۵)

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی شہرہ آفاق کتاب "ریاض الصالحین" میں لکھتے ہیں:-

(قال العلماء: التوبة واجبة من كل ذنب.)

"علماء اکرام کا کہنا ہے کہ ہر گناہ سے توبہ واجب ہے۔"

ابن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:- (الاجماع منعقد على وجوب

التوبة لان الذنوب مهلكات مبعديات عن الله تعالى فيجب الهروب منها

(على الفور.)

"توبہ کے واجب ہونے پر اجماع منعقد ہوا ہے کیونکہ گناہ (انسان کو) اللہ تعالیٰ سے دور کرنے اور ہلاک کرنے والے ہیں۔ پس فوری طور پر (گناہ سے) دور ہونا واجب ہے۔"

(مختصر منہاج القاصدین: صفحہ ۲۰۱)

اہل علم کا کہنا ہے کہ جب بندہ کسی گناہ سے توبہ کرتا ہے تو یہ توبہ صرف اسی گناہ کے لیے ہوتا ہے جس سے وہ توبہ کر رہا ہے۔ اس کے بقیہ گناہ اس کے ذمہ باقی رہتے ہیں جب تک کہ وہ ان سے بھی توبہ نہ کر لے۔

## حقیقی توبہ کا راستہ

اس حقیقت سے منہ نہیں موڑا جاسکتا کہ ”توبہ“ کوئی سادہ و سہل کام نہیں ہے، بلکہ اس کی کئی ایک معنوی اور عملی شرائط ہیں جن کو پورا کئے بغیر حقیقی توبہ کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔  
حضرت امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب ”ریاض الصالحین“ میں توبہ کی قبولیت کے لیے چار لازمی شرائط بیاں کرتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"التوبة واجبة من كل ذنب فان كانت المعصية بين العبد و بين الله تعالى لا تتعلق بحق آدمي فلها ثلاثة شروط: احدها ان يقلع عن المعصية والثاني ان يندم على فعلها والثالث ان يعزم الا يعود اليها ابداً فان فقد احد الثلاثة لم تصح توبته وان كانت المعصية تتعلق بآدمي فشروطها اربعة: هذه الثلاثة وان يبرأ من حق صاحبها ، فان كانت مالا و نحوه رده اليه ... او طلب عفو. (۸/۱)"

"ہر قسم کے گناہ کے بعد توبہ لازم ہے۔ اگر گناہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے باہمی معاملات سے متعلق ہے، جس میں کسی انساں کی کوئی حق تلفی نہیں ہوئی تو اس کی توبہ کے



لیے تین لازمی شرائط ہیں: ایک یہ کہ وہ گناہ کا یہ کام چھوڑ دے۔ دوسرے یہ کہ وہ اس گناہ میں ملوث ہونے پر شرمسار ہو اور تیسرے یہ کہ وہ اس بات کا پختہ ارادہ کر لے کہ وہ اس گناہ کا دوبارہ ارتکاب نہیں کرے گا۔ کسی توبہ میں ان تینوں میں سے کوئی ایک شرط بھی اگر مفقود ہو تو وہ توبہ صحیح نہیں ہو گی۔ اس کے برعکس اگر معاملہ انسانی حقوق سے متعلق ہو تو اس میں ایک چوتھی شرط بھی پوری کرنی لازم ہو جاتی ہے۔ وہ یہ کہ توبہ کرنے والا پہلے اپنے بھائی کے حق سے اپنے آپ کو بری کرے۔ چنانچہ اس نے اگر کسی کو کوئی مالی نقصان پہنچایا ہے تو وہ اس کا یہ نقصان پورا کرے ... یا اس سے اس نقصان کی معافی مانگے۔"

علمائے حق کے نزدیک کامل اور سچی توبہ میں درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ ان کو پورا کئے بغیر توبہ النصوح کا دعویٰ محض خود فریبی کے سوا کچھ نہیں۔

۱۔ توبہ خالصتاً اللہ جل جلالہ کے حقیقی خوف اور تعظیم کے ہونی چاہئے۔

۲۔ جو کچھ اس سے سرزد ہو چکا وہ اس پر نادم اور دکھی ہو اور اسے احساس ہو کہ ایسے فعل کا ارتکاب اسے نہیں کرنا چاہئے تھا۔

۳۔ اسے فوراً اس معصیت اور گناہ سے کنارہ کش ہونا چاہئے۔

۴۔ اس عزم بالجزم کرنا ہوگا۔ کہ وہ اس گناہ کا دوبارہ مرتکب نہیں ہوگا۔ اور اس کے قریب بھی نہیں بھٹکے گا۔

۵۔ اور یہ توبہ جانکنی سے پہلے ہو۔

## توبہ کی قبولیت

اب یہ سوال انسانی اذہان میں جنم لیتا ہے کہ جب برائی و معصیت میں سرتاپا غرق انسان توبہ کے سلسلہ کے اللہ عزوجل کی اطاعت کا دم بھرنے لگتا ہے اور شرائط توبہ پر کماحقہ عمل پیرا ہوتا ہے، تو اللہ جل شانہ جس نے ہر تائب ہونے کی توبہ قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے، وہ ضرور اس کی توبہ قبول کر لے گا اور بد اعمالیوں کو بھی حسنات یعنی نیکیوں میں تبدیل کر دے گا۔

إِلَّا مَنْ تَابَ وَ آمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَ كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (سورہ الفرقان)

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے،

جب بندہ توبہ کر لیتا ہے تو اس کی غلطی کا مواخذہ نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو کوئی سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے قبل توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے گا۔" (صحیح مسلم)

ابن ابی العزیز رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"توبہ گناہوں کی بخشش کا سبب اور مواخذہ سے بری کر دیتی ہے۔ اس میں امت کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔"

# توبہ سے روگردانی کرنا ہلاکت ہے

ہلاکت ہے ان کے لئے جو درِ توبہ سے منہ موڑتے ہیں اور ضلالت و گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں جا گرتے ہیں جہاں دائمی وابدی ذلت اور عذابِ الیم ان شدت سے منتظر ہوتا ہے۔ اور یہی حال ان کا ہو سکتا ہے جو توبہ میں تاخیر کرنے کا خطرہ مول لیتے ہیں۔ سامان ہے سو برس کا پل کی خبر نہیں کے مصداق کیا خبر موت کس لمحہ بے خبری میں آ لے۔ اور موت کا فرشتہ دیکھنے کے بعد توبہ کی توفیق نہ ملے۔ اور غضبِ الہی آن پکڑے پھر اس پکڑ سے جائے نجات کہاں۔

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْإِيمَانَ وَلَا الَّذِينَ يُمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارًا أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٨﴾ (النساء: ١٨)

اور وہ توبہ ان کی نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آئے تو کہے اب میں نے توبہ کی اور نہ ان کی جو کافر مریں ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار رکھا ہے۔

قال لقمان الحكيم: لَا تُؤَخِّرِ التَّوْبَةَ فَإِنَّ الْمَوْتَ يَأْتِي بِغَتَّةٍ (تفسير الدر المنثور،

ج ۶، ص ۴۵۴؛ لقمان حکیم کی نصیحتیں، ص ۱۰۴)؛



حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: توبہ میں تاخیر سے کام نہ لینا کیونکہ موت یقیناً اچانک آ جاتی ہے۔

أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى ۝

کیا انسان خیال کرتا ہے کہ یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا؟

وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ  
ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ۝۵۴ وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ  
مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَ أَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝۵۵ أَنْ  
تَقُولَ نَفْسٌ يَحْسَرْتُنِي عَلَىٰ مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ  
السَّخِرِينَ ۝۵۶ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝۵۷  
أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ  
الْمُحْسِنِينَ ۝۵۸

”اور اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ اور اس کے حضور گردن رکھو قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو، اور اس کی پیروی کرو جو اچھی سے اچھی تمہارے رب سے تمہاری طرف اتاری گئی قبل اس کے کہ عذاب تم پر اچانک آجائے اور تمہیں خبر نہ ہو کہ کہیں

کوئی جان یہ نہ کہے کہ ہائے افسوس! ان تقصیروں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں اور بیشک میں ہنسی بنایا کرتا تھا یا کہے اگر اللہ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈر والوں میں ہوتا، یا کہے جب عذاب دیکھے کسی طرح مجھے واپسی ملے کہ میں نیکیاں کروں۔

توبہ کل پر نہ ڈالو "هَلِكُ الْمُسُوْفُونُ"

ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو کہتے ہیں عنقریب ہم توبہ کر لیں گے۔

جو لوگ گناہ کے مرتکب ہو جانے کے بعد بھی توبہ کرنے سے کئی کتراتے ہیں۔ وہ سراسر خسارے میں رہیں گے۔ ان کا گنا ہوں پر ڈٹے رہنا ناقبت اندیشی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اب مہلت اور وقت میسر ہیں کہ اللہ جل جلالہ کی طرف رجوع کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنْ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿١٦﴾

”کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اس حق کے لیے جو اتر اور ان جیسے نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی پھر ان پر مدت دراز ہوئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں بہت فاسق ہیں“ (الحمد: ۱۶)

توبہ واستغفار کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکات کا نزول ہوتا ہے۔ جو گناہ کر کے بھی اللہ رب العزت کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ کہ اپنی خطا اور گناہ کی معافی مانگ لیں۔ جب کہ اللہ رب العزت انہیں دعوت دے رہے ہیں۔

أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۖ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۴۴﴾ (المائدہ)

تو کیوں نہیں رجوع کرتے اللہ کی طرف اور اس سے بخشش مانگتے، اور اللہ بخشنے والا مہربان، ایسے افراد کی نادانی و حماقت کا کیا کیجئے جو جانتے بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کریم ہے اور رحیم بھی۔ لیکن یہ کم عقل لوگ اس کی طرف قدم نہیں اٹھاتے اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی نہیں مانگتے۔

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿۲۵﴾

اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو،“

بزرگانِ دین مختلف انداز میں بنی نوع انسان کو نیک عمل کرنے اور غفلت چھوڑ دینے کی تلقین کرتے رہے ہیں کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور اسے عیش و عشرت کی نذر نہیں کر دینا چاہئے۔ کیا خبر اس غفلت کی کیا سزا ملے۔ خوابِ غفلت جاگ کر عمل کو پکڑ۔



اُٹھ جاگ گھڑاڑے مار نہیں، ایہ سون ترے درکار نہیں

کتھے ہے سلطان سکندر؟ موت نہ جھڈے پغمبر

سبے جھڈ جھڈ گے اڈمیر، کوئی ایٹھے باندار نہیں

جو کچھ کر سیں، سو کچھ پاسیں، نہیں تے اوڑک پیچھوں تا سیں

سُونجی سُونج ونگوں کُرا سیں، کھنباں باجھ اڈار نہیں

بُلّھا! شوہ بن کوئی ناہیں، ایٹھے اوٹھے دوئیں سرائیں

سنجھل سنجھل قدم رُکائیں، پھیر آون دوجی وار نہیں

اُٹھ جاگ گھڑاڑے مار نہیں، ایہ سون ترے درکار نہیں

(بلھے شاہ)

## آخری سانس کے وقت کی گئی توبہ نا مقبول ہے

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ إِلَهُنَّ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارًا أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ (النساء: ۱۸)

اور وہ توبہ ان کی نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آئے تو کہے اب میں نے توبہ کی اور نہ ان کی جو کافر مریں ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار رکھا ہے۔

توبہ صرف اہل ایمان کی قبول ہے

وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

اور اللہ توبہ قبول فرمائے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمان مرد اور عورتوں کو توبہ تائب ہونے کے کتنی فیاضی سے کام لیا اور انہیں مہلت عظیم سے نوازا

عَنْ أُمِّ عَصَمَةَ الْعَوْسَجِيَّةِ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : " مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعْمَلُ ذَنْبًا إِلَّا وَقَفَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِإِحْصَاءِ ذُنُوبِهِ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ ، فَإِنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ مِنْ ذَنْبِهِ فِي شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ السَّاعَاتِ لَمْ يُوقِفْهُ عَلَيْهِ ، وَلَمْ يُعَذِّبْهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ "

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ " کوئی مسلمان ایسا نہیں جو گناہ کا کام کرتا ہے مگر فرشتہ تین ساعات تک اس کا گناہ لکھنے سے رکا رہتا ہے۔ لہذا اگر وہ اپنے گناہ سے توبہ کر لے تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔ اور روز قیامت اسی گناہ کا عذاب بھی نہ ہو گا۔ " ( مستدرک الحاکم بروایت حضرت ام عصمتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا )

عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : " للجنة ثمانية أبواب ، سبعة مغلقة وباب مفتوح للتوبة حتى تطلع الشمس من نحوه "

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جنت کے آٹھ دروازے ہیں، سات بند ہیں اور ایک دروازہ توبہ



کرنے والوں کے لئے اس وقت تک کھلا رہے گا۔ جب تک سورج مغرب سے نہ طلوع ہو جائے۔ (مستدرک الحاکم)

(حدیث موقوف) وَسَبَّعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،  
يَقُولُ : " إِنَّ اللَّهَ فَتَحَ بَابًا قَبْلَ الْمَغْرِبِ ، عَرْضُهُ سَبْعُونَ عَامًا ،  
ثُمَّ لَا يُغْلِقُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " اللہ تعالیٰ نے مغرب کی جانب توبہ کا دروازہ کھولا ہے، جس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے، اس وقت تک بند نہ ہوگا جب تک کہ سورج وہاں (یعنی مغرب) سے طلوع نہ ہو جائے۔ " (بخاری فی التاریخ بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وعن صفوان بن عسال رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن من قبل المغرب لباباً مسيرة عرضه أربعون عاماً أو سبعون سنة فتحه الله عز وجل للتوبة يوم خلق السماوات والأرض فلا يغلقه حتى تطلع الشمس منه

(رواه الترمذی، فی احادیث البیہقی، واللفظ لہ، وقال، الترمذی، احادیث حسنہ، صحیح)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ " بے شک مغرب کی جانب ایک دروازہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے توبہ کے لیے کھولا ہے۔ جس کی چوڑائی چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے اور یہ اس وقت سے کھلا ہے۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو تخلیق کیا تھا۔ اس لئے اللہ رب العزت اس (دروازے) کو بند بھی نہیں کرے گا۔ جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ (ابن حبان بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

**وروي عن الضحاك أنه قال: كل ما كان قبل الموت فهو قريب۔**

حضرت ضحاك رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے " یعنی ہر وقت جو موت سے پہلے ہو قریب ہے۔ "

**قال ابن عباس رضي الله عنهما عن قوله تعالى من قريب أي قبل المرض والموت , وقبل المعاينة للملائكة , , , , ,**

امام ابن جریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جس شخص نے (موت کے) فرشتوں کو دیکھنے سے پہلے توبہ کر لی وہ اس کی عنقریب توبہ ہے۔

**ان الله يقبل توبة العبد ما لم يغرغر . (ترمذی، رقم ۳۴۶۰)**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ بندہ کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب  
تک کہ (جان کنی کی) خراہٹ نہ شروع ہو۔ (ترمذی)  
یعنی آخری سانس کے وقت کی گئی توبہ غیر مقبول ہے



## قبولیتِ توبہ میں مزاحم ہونے والے اسباب

اس انسان کی حرماں نصیبی میں کیا شبہ رہ جاتا ہے کہ جو توبہ و استغفار تو کرنے کی سعی تو کرے لیکن اس کی توبہ ہر گز ہر گز قبول نہ کی جائے اور اسے بارگاہِ رحمت و رافت سے راندہء درگاہ کر دیا جائے۔ ادائیگی حقوق الہی و حقوق العباد سے جان بوجھ کر گریز کرنا اور اللہ جل شانہ کی نافرمانی پر ڈٹے رہنا۔ اخروی جزا و سزا کے تصور کا مذاق اڑانا۔ گناہوں کو حقیر اور معمولی گردان کر کفر پر جمے رہنا ایسے کام ہیں جو قبولیتِ توبہ کی راہ میں مزاحم ہوتے ہیں۔

## توبہ نہ کرنے کے اسباب و وجوہات

متاع زیست قلیل اور دنیا فانی کی زندگانی فقط ایک دھوکہ ہے اور فرمان ربانی

ہے۔ **إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ** ﴿۲﴾ (بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے) " لیکن انسان

ہے کہ بس اپنے حال و کھال میں مست ہے۔ وہ اس بات سے انماض برت رہا ہے کہ بہت

جلد اس کا یوم حساب آنے والا ہے۔ اور اسے خالق حقیقی کے حضور پیش ہو کر اپنی دنیاوی

زندگی کا حساب بھی دینا ہے۔ اس حیاتِ مستعار میں انسان ان گنت اور بے شمار خطاؤں کا

ارتکاب کرتا ہے۔ اور ان کے نتیجے کا بھی سامنا کرنا ہوگا۔ اب اگر توبہ کیے بغیر اس دنیا سے

رخصت ہو لیا تو عذابِ لعین اس کا منتظر ہوگا۔ توبہ واستغفار تو عطاءِ ربانی ہے اس کے قہر و

غضب سے بچنے کی ایسی ڈھال کہ جسے حاکم الحاکمین غفور الرحیم نے خود عطا فرمایا۔ امت مسلمہ

کی اس سے بڑھ کر اور کیا خوش بختی ہوگی کہ بابِ توبہ ہر لمحے کھلا ہے اور اللہ جل شانہ نے

جسے توبہ واستغفار کی توفیق عطا فرما، انشاء اللہ وہ نعمت مغفرت سے بھی محروم نہیں رہے گا۔

اس انسان کی بد بختی و بد نصیبی میں کیا شائبہ جو عطاءِ ذوالجلال کو ٹھکرا دے اور قہر الہی کو

اپنا مقدر بنالے۔ انسان جسے اشرف المخلوقات بنایا گیا۔ جسے خیر و شر کی تمیز عطا کی گئی پھر بھی

اگر وہ قعر مذلت میں گرنا چاہے تو اسے اس کی حرماں نصیبی و بے وقوفی نہ کہا جائے تو اسے کیا

نام دیا جائے۔ آخر انسان لذت گناہ ہر اس قدر مصر کیوں کہ توبہ واستغفار کی طرف اس کا

دھیان ہی نہیں جاتا۔ وہ اسباب کون سے ہیں جنہوں نے اس کی آنکھوں پر خواب غفلت کی پٹی باندھ رکھی ہے۔ وہ اسباب و وجوہات کچھ یوں ہو سکتے ہیں۔ جو اس کے لئے سامانِ بد بختی بنے ہوئے ہیں۔

۱۔ آخرت پر یقین و ایمان کا نہ ہونا

۲۔ شہواتِ نفسانی کے چنگل میں گرفتار ہونا

۳۔ فلسفہء نو نقد نہ تیرہ ادھار پر عمل پیرا ہونا اور اجر آخرت کو وعدہ فردا گردانتے ہوئے عیش و عشرت کو ہی حرزِ جان بنالینا

۴۔ ارادہء توبہ کے باوجود تساہل و سستی سے کام لینا۔ اور خواہشاتِ نفسانی کے سبب عمل توبہ پر قادر نہ ہو پانا۔

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے  
بہت نکلے ارماں میرے لیکن پھر بھی کم نکلے

۵۔ کثرت گناہوں کے باعث رحمتِ الہی سے مایوس ہو کر تباہ و بربادی کے راستے پر بگڑٹ بھاگتے جانا



۶۔ تائب ہوئے بغیر رحمتِ الہیہ سے انتہائی گمان رکھنا کہ اللہ جل جلالہ اپنی رحمت سے بخش دے گا کیونکہ وہ رحیم و کریم ہے۔ اور اس حقیقت سے نظر چرا لینا کہ وہ مالکِ یوم الدین بھی ہے جو جزا و سزا کا ملک بھی ہے۔ کیا خبر اس نے کیا فیصلہ لے رکھا ہو۔

میرے بھائیو! خوابِ غفلت سے جاگو اور عملِ خیر کی طرف سبقت لے جانے والے بنو۔ لذتِ گناہ کے عوض ملنے والی نارِ جہنم کا ذرا تصور تو کر کے دیکھو تو پل بھر میں لذتِ گناہ کا نشہ ہرن ہو جائے گا۔ نارِ جہنم میں گرفتار وہی ہونگے جو عملِ توبہ و استغفار کو حقیر گردان کر اس سے صرفِ نظر کرتے رہے۔ اس پیشتر کہ پیغامِ اجل آن پہنچے عطاءے ربانی کو اپنا لو۔ جوشِ جوانی اور حرص و ہوا میں مبتلا ہو کر فکرِ آخرت کو فراموش مت کرو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے جبینِ نیاز خم کر دو اور بڑھاپے کا انتظار ناکیجیو کہ ابھی بہت وقت پڑا ہے توبہ تائب ہونے میں۔

گر اچھی کرنی نیک عمل تم دنیا سے لے جاؤ گے  
تو گھر بھی اچھا پاؤ گے اور اس میں سکھ بھی پاؤ گے  
اور ایسی دولت چھوڑ کے تم گر خالی ہاتھوں آؤ گے!  
کچھ بات نہیں بن آئے گی، گھبراؤ گے پچھتاؤ گے  
تن سوکھا، کبڑی پیٹھ ہوئی، گھوڑے پر زین دھرو بابا  
اب موت نقارا باج چکا، چلنے کی فکر کرو بابا (نظیر اکبر آبادی)

ایاشا بالرب العرش عاصی

اندري ماجزاء ذوى المعاصى

سعير للعصاة لها زفير

وغیظ یوم یوخذ بالنواصی

فان تصبر على النيران فاعصه

والاکن عن العیان قاصی

وفیما قد کسبت من الخطایا

رہنت النفس فاجہد فی الخلاصی

- 1۔ اے اللہ رب العزت کے نافرمان جوان! جانتا ہے نافرمانی کی سزا کیا ہے؟
- 2۔ نافرمانوں کیلئے چنگھاڑتی ہوئی جہنم ہے اور روزِ محشر اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضی ہے۔
- 3۔ اگر تو نارِ جہنم پر راضی ہے تو بے شک گناہ<sup>144</sup> کرتا رہ، ورنہ گناہوں سے باز آ جا۔
- 4۔ تو نے اپنے گناہوں کے بدلے اپنی جان کو گروی رکھ دیا ہے، اس کو چھڑانے کی کوشش کر۔

## توبہ واستغفار اور فرامین الہی

اللہ رب العزت جو رحم الراحمین ہے، غفور الرحیم ہے، تواب الرحیم ہے، جو خود فرماتا ہے کہ اس کی رحمت اس کے غضب پر حاوی ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي" - (رقم: ۱۸۹) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب اللہ عز و جل نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے" <sup>144</sup>

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "



إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ، فَسَلُونِي الْمَغْفِرَةَ فَأَغْفِرَ لَكُمْ، وَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْنِي بِقُدْرَتِي غَفَرْتُ لَهُ، وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ، فَسَلُونِي الْهُدَى أَهْدِكُمْ، وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ، فَسَلُونِي أَرْزُقْكُمْ، وَلَوْ أَنَّ حَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ، وَأَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبٍ أَتَقَى عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي - لَمْ يَزِدْ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، وَلَوْ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبٍ أَشَقَى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي - لَمْ يَنْقُصْ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، وَلَوْ أَنَّ حَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ، وَأَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا، فَسَأَلَ كُلُّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ - مَا نَقَصَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ، فَخَسَّ فِيهَا إِبْرَةً ثُمَّ نَزَعَهَا، ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ، مَا جِدُّ عَطَائِي كَلَامٌ، إِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا، فَإِنَّمَا أَقُولُ لَهُ: كُنْ فَيَكُونُ -

(ت/صفة القيامة ٢٨ (٢٣٩٥)، (تحفة الأشراف: ١١٩٦٣)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندو! تم سب گناہ گار ہو سوائے اس کے جسے میں بچائے رکھوں، تو تم مجھ سے مغفرت طلب کرو، میں تمہیں معاف کردوں گا، اور تم میں سے جو جانتا ہے کہ میں مغفرت کی قدرت رکھتا ہوں اور وہ میری قدرت کی وجہ سے معافی چاہتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں، تم سب کے سب گم راہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں، تم مجھ ہی سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا، تم سب کے سب محتاج ہو سوائے اس کے جس کو میں غنی (مالدار) کردوں، تم مجھ ہی سے مانگو میں تمہیں روزی دوں گا، اور اگر تمہارے زندہ و مردہ، اول و آخر اور خشک و تر سب جمع ہو جائیں، اور میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ پرہیزگار شخص کی طرح ہو جائیں تو میری سلطنت میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہ ہوگا، اور اگر یہ سب<sup>144</sup> مل کر میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ بد بخت کی طرح ہو جائیں تو میری سلطنت میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہ ہوگی، اور اگر تمہارے زندہ و مردہ، اول و آخر اور خشک و تر سب جمع ہو جائیں، اور ان میں سے ہر ایک مجھ سے اتنا مانگے جہاں تک اس کی آرزوئیں پہنچیں، تو میری سلطنت میں کوئی فرق واقع نہ ہوگا، مگر اس قدر جیسے تم میں سے کوئی سمندر کے کنارے پر سے گزرے اور اس میں ایک سوئی ڈبو کر نکال لے، یہ اس وجہ سے

ہے کہ میں سخی ہوں ، بزرگ ہوں ، میرا دینا صرف کہہ دینا ہے، میں کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو کہتا ہوں "ہو جا" اور وہ ہو جاتی ہے۔

اللہ عزوجل اپنے لکھے ہوئے پر قادر ہے کہ جب چاہے اور جیسے چاہے سب کچھ بدل دے اور کسی کی مجال نہیں کہ اس کے حکم کو بدل سکے۔ وہ حاکم الحاکمین ہے۔ سبھی کچھ اس کے قبضہ و اختیار میں ہے۔ وہ قہار بھی ہے اور جبار بھی۔ اور مالک یوم الدین ہونے کے سبب عفو و رحم اور درگزر سے کام لیتے ہوئے جسے چاہے معاف فرما دے، بخش دے اور اعلیٰ مقام سے نواز دے (اللہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے۔

**فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ**

**قَدِيرٌ ﴿٢٨٧﴾**

پھر اسے اختیار ہے، جسے چاہے، معاف کر دے اور جسے چاہے، سزا دے وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (البقرة)

144

دوسری طرف قہار و جبار، مالک الملک ہونے کے ناطے اگر وہ حساب کتاب کا ارادہ کر لے تو کوئی اس کے ارادے میں مزاحم نہیں ہو سکتا۔ ساری طاقت و قدرت رکھنے کے باوجود وہ کتنا رحیم اور کریم ہے کہ اپنی مخلوقات بالخصوص انسان سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے۔



سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ جنگی قیدی آئے جن میں سے ایک عورت کو ہم نے دیکھا کہ وہ دوڑتی چلی آرہی ہے۔ اس نے قیدیوں میں ایک بچے کو دیکھا تو اسے اٹھایا اور اپنے پیٹ سے چمٹا کر دودھ پلانے لگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ عورت اپنے اس بچے کو آگ میں پھینک سکتی ہے؟“ ہم نے عرض کیا: ہر گز نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جس قدر یہ اپنے بچے پر رحم کرتی ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے۔“ (متفق علیہ)

اللہ تبارک تعالیٰ چونکہ رحیم اور کریم ہے اور اس کے علم میں ہے کہ انسان کافی واقعی گناہوں سے اجتناب کرنا محال ہے نا ممکن ہے (علاوہ ان کے جنہیں اللہ جل شانہ نے اپنے خصوصی رحم و کرم سے گناہ و معصیت کے ارتکاب سے محفوظ و مامون رکھا ہے جیسے کہ انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ اکرام)

اہل بصیرت اور ارباب نظر اس دلفگار حقیقت<sup>144</sup> سے انکار نہیں کر سکتے کہ سرشت انسانی ہے کہ گناہ اس سے سرزد ہو جاتے ہیں۔ انسان چونکہ سہو و خطا کا پتلا ہے اور خواہشات نفسانی کے زیر اثر دانستہ و نادانستہ وہ خطا و معصیت کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔ اور اس کے اعضائے جسمانی و روحانی بدنی و باطنی، اس کی حرکات و سکنات، اقوال و افعال کہیں نہ کہیں آلودگی معصیت کا شکار ہو ہی جاتے ہیں۔ حیاتِ مستعار میں کسی بھی انسان کا اپنے آپ کو خطا و گناہ کی آلائشوں سے پاک و صاف رکھنا انتہائی محال ہے۔

انسان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی شفقت و رحمت کا یہ عالم ہے کہ انسان کو اپنے کلام مجید کے ذریعے وہ خود سکھارہا ہے کہ اس کے غیض و غضب سے کیسے بچا جاسکتا ہے۔ اور کس طرح اس کی رحمت کے بحر بیکراں سے مستفید ہوا جاسکتا ہے۔ اور رحمت بے پایاں کا نام ہے توبہ و استغفار۔

خوش بخت انسان وہی ہے۔ جو اللہ جل شانہ کی اس نعمت عالیہ کی قدر و منزلت کو پہچانے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان ظاہری و باطنی آلائشوں اور بیماریوں سے منزہ و پاک رکھنے کے لئے بہترین اور تیرہدف نسخہ عطا فرمایا۔ تاکہ انسان اس کے لامتناہی عفو و رحم اور مغفرت کا سزاوار ٹھہرے۔ بابِ توبہ اور درِ رحمت ہمہ وقت کھلا رہتا ہے۔ جب چاہو اسے پکالو جو ہر پکار کو سننے والا ہے، ہر دکھ درد کا مداوا کرنا اسی کو زیبا ہے۔ بابِ توبہ و رحمت کبھی بند نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر یہ بند ہو جائے تو کوئی روح بالخصوص انسان نجات کی نعمت سے بہرہ ور نہ ہو سکے۔ نجات دائمی کے لئے انسانی اعمال کافی نہیں۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نجات و مغفرت صرف اور صرف رحمتِ الہیہ کے تحت منحصر ہے۔

بقول میاں محمد بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ !

جے دیکھاں اپنے عملاں ولے تے کجھ نیوں میرے پلے  
تے جے دیکھاں تیری رحمت ولے تے بلے بلے بلے

مَوْلَايَ مَوْلَايَ إِذَا رَأَيْتُ ذُنُوبِي فَرَعْتُ وَإِذَا رَأَيْتُ كَرَمَكَ طَبَعْتُ۔  
(دعائے ابو حمزہ ثمالی)

حضرت علی ابن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : میرے خدا! میرے مولا!  
میرے آقا! جب میری نظر اپنے گناہوں پر پڑتی ہے تو مجھ پر خوف و ہراس طاری ہو جاتا  
ہے لیکن جوں ہی میری نگاہ تیری طرف اٹھتی ہے، تیری رحمت کو دیکھتا ہوں، تو  
میرے دل میں امید پیدا ہو جاتی ہے

عدل کریں تے تھر کنبن اچیاں شانناں والے

رحم کریں تے بخشے جاوون میں ورگے منہ کالے

## دائمی نجات اور خوشی کا حصول

انسان کی دائمی نجات اور خوشی کس طرح ممکن ہے اور اپنے خالق حقیقی کی خوشی و رضا پانا انسان کے لئے کیونکر ممکن ہے۔ اس کا ایک ہی خالص اور بے عیب طریقہ تعلیماتِ الہیہ اور سرکارِ دو عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہء حسنہ سے ملتا ہے۔ اس کا حوالہ ہمیں قرآن مجید فرقان حمید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بکثرت ملتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ❁

فَتَلَقَىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ

الرَّحِیْمُ ❁ (البقرہ: ۳۷)

پھر سیکھ لیے آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنے رب سے کچھ کلمے (عاجزی اور معافی کے) تو اللہ نے ان کی توبہ قبول کی بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

اہل ایمان و اہل تقویٰ پر بھی توبہ و استغفار فرض ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے

نَبِیُّ عِبَادِیْ اِنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۴۵﴾ وَاَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ

الْاَلِیْمُ ﴿۴۶﴾



ترجمہ: خبر دو میرے بندوں کو کہ بے شک میں ہی ہوں بخشنے والا مہربان۔ اور میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے۔ (الحجر: ۴۹-۵۰)

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ  
فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ ۖ وَمَنْ يَغْفِرِ اللَّهُ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَلَمْ  
يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱۳۵﴾

"جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا وہ کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں پر معافی طلب کرتے ہیں۔ اور فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ جان بوجھ کر اپنے کس پر اصرار نہیں کرتے۔"

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ  
يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۖ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا  
حَكِيمًا ﴿النساء: ۱۷﴾

وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کر لیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی دیر میں توبہ کر لیں ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے، اور اللہ علم و حکمت والا ہے،

وَمَنْ يَعْملْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمُ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ

غَفُورًا رَحِيمًا ﴿النساء: ۱۱۰﴾

”جو شخص کوئی برائی کرے یا (گناہ کا ارتکاب کر کے) اپنی جان پر ظلم کرے، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کر لے تو وہ اللہ تعالیٰ کو انتہائی بخشنے والا، بے حد مہربان پائے گا۔“

فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ

غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿المائدہ: ۳۹﴾

”تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر سے اس پر رجوع فرمائے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ

رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۚ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ

ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهَا وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿الانعام: ۵۴﴾

”اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کر لی ہے کہ تم میں

جو کوئی نادانی سے کچھ برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٥٣﴾ (الاعراف: ۱۵۳)

”اور جنہوں نے برائیاں کیں اور ان کے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو اس کے بعد تمہارا رب بخشنے والا مہربان ہے۔“

أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٣﴾ (التوبہ: ۱۰۳)

”کیا انہیں خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور صدقے خود اپنی دست قدرت میں لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔“

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١١٩﴾ (النحل: ۱۱۹)

”پھر بیشک تمہارا رب ان کے لیے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر اس کے بعد توبہ کریں اور سنور جائیں بیشک تمہارا رب اس کے بعد ضرور بخشے والا مہربان ہے۔“

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ ۚ  
الْمُؤْمِنَاتِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثُوكُمْ ﴿١١٩﴾

”تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو اور اللہ جانتا ہے دن کو تمہارا پھرنا اور رات کو تمہارا آرام لینا۔“

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ۚ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن  
يُكَفِّرَ عَنْكُمُ سَيِّئَاتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا  
الْأَنْهَارُ ۚ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۚ نُورُهُمْ  
يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ بَايَمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا آتِنَا لَنَا نُورَنَا وَ  
اغْفِرْ لَنَا ۚ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٨﴾ (التحریم: ۸)

”اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے قریب ہے تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے اتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے



نیچے نہریں بہیں جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے اور ان کے دہنے عرض کریں گے، اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے، بیشک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے۔“

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾ (النصر: ۳)

”تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔“

وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿۳۳﴾ (الأنفال: ۳۳)

”اور جب تک وہ مغفرت کی دعا کرتے رہیں گے اللہ انھیں عذاب نہیں دے گا۔“

# توبہ واستغفار احادیث مبارکہ کی روشنی میں

اے مسلمان صاحبِ ایمان کی خوش بختی کا اس سے بڑا ثبوت اور مظہر کیا ہوگا کہ جب وہ کبھی گناہوں (صغیرہ ہوں یا کبیرہ) ارتکاب کر بیٹھے تو اس کی رہنمائی و رہبری کے واسطے اے طرف جہان خود ارحم الراحمین نے اپنے کلام صادقہ کو نازل فرمایا وہیں دوسری طرف اپنے سب سے پیارے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت اللعالمین بنا کر مبعوث فرمایا جن کی سیرت طیبہ ہر انسان کے لئے حصولِ رضائے الہی کا سب سے بڑا ذریعہ بنی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ" (إخرجه مالك

(214/1 ، رقم الحديث: 498) ، وإمام (487/2 ، رقم الحديث: 10318) ،  
والبخاری (384/1 ، رقم الحديث: 1094) ، ومسلم (521/1 ، رقم الحديث: 758)  
وابو داود (34/2 ، رقم الحديث: 1315) ، والترمذی (526/5 ، رقم 3498

الحديث: ( وقال : حسن صحيح . وابن ماجه ( 435/1 ، رقم الحديث : 1366 ) . وإخرجه  
أيضاً : عبد الله بن إمام في السنة ( 480/2 ، رقم 1102 الحديث : )

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا: ” اللہ تبارک و تعالیٰ ہر رات ، جب رات کا تیسرا حصہ باقی ہوتا ہے آسمانِ  
دنیا پر تشریف لاتا ہے اور فرماتا ہے ! کون ہے جو مجھ سے دعا کرتا ہے؟ کہ میں اس  
کی دعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے (دنیا و آخرت کی بھلائیاں ) مانگتا ہے؟ کہ  
میں اسے عطا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے گناہوں کی بخشش چاہتا ہے؟ کہ میں اسے  
بخش دوں“

وأخرج البخاري ومسلم عن أبي هريرة رضي الله عنه أنه  
سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول { إن عبداً أصاب  
ذنبا فقال يا رب إني أذنب ذنباً فاغفره لي ، فقال له ربه : علم  
عبدي أن له ربا يغفر الذنب ويأخذ به فغفر له . ثم مكث ما  
شاء الله ثم أصاب ذنباً آخر وربها قال ثم أذنب ذنباً آخر فقال  
يا رب إني أذنب ذنباً آخر فاغفره لي ، قال ربه : علم عبدي أن

لہ رباً یغفر الذنب ویأخذ بہ فغفر لہ . ثم مکث ما شاء اللہ  
ثم أصاب ذنباً آخر وربما قال ثم أذنب ذنباً آخر فقال یا رب  
إني أذنبت ذنباً فاغفرہ لی ، فقال ربہ : علم عبدي أن لہ رباً  
یغفر الذنب ویأخذ بہ فقال ربہ : غفرت لعبدي فلیعمل ما  
شاء {

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بندے نے بہت گناہ کئے اور کہا اے میرے پروردگار ! میں تیرا ہی گناہگار بندہ ہوں تو مجھے بخش دے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر بندہ رکارہا (گناہ کرنے سے) جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا اور پھر اس (بندے) نے گناہ کیا اور عرض کیا۔ میرے رب ! میں نے دوبارہ گناہ کر لیا، اسے بھی بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس کے بدلے میں سزا بھی دیتا ہے۔ میں نے بندے کو بخش دیا۔ پھر جب تک اللہ جل شانہ نے چاہا بندہ گناہ سے باز رہا اور پھر اس نے گناہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا اے میرے رب ! میں نے ایک بار پھر گناہ کر لیا ہے تو مجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا



ایک رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ہے۔ اور اس (گناہ) کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ تین مرتبہ، پس اب جو چاہے عمل کرے۔ (صحیح بخاری: حدیث، ۷۵۰۷۔ صحیح مسلم ج، ۲۷۵۸)

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ      گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ  
این در گہ مادر گہ نومیدی نیست      صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

ابوسعید ابوالخیر

باز آ جاؤ باز آ جاؤ جو کچھ بھی تم ہو باز آ جاؤ، اگر کافر ہو، آتش پرست ہو یا بت پرست ہو تب بھی باز آ جاؤ، ہمارے پروردگار کا دربار ناامیدی کا دربار نہیں، اگر سو بار بھی توبہ توڑ چکے ہو۔ پھر بھی باز آ جاؤ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَحَدُنَا يُذْنِبُ ، قَالَ : كُتِبَ عَلَيْهِ " ، قَالَ : ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوبُ ؟ قَالَ : " يُغْفَرُ لَهُ ، وَيَتَابُ عَلَيْهِ " ، قَالَ : فَيَعُودُ فَيُذْنِبُ ؟

قَالَ: "يُكْتَبُ عَلَيْهِ، وَلَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا". هَذَا حَدِيثٌ  
صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

جناب عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم میں سے کوئی آدمی گناہ کرتا ہے (تو اس کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔؟)" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "(وہ گناہ) اس (بندے) کے حق میں لکھ دیا جاتا ہے۔" آدمی کہنے لگا: "پھر وہ اس سے توبہ کر لیتا ہے (تو کیا اسے معافی مل جاتی ہے۔؟)" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اس آدمی کو معاف کر دیا جاتا ہے اور اس کی توبہ قبول کی جاتی ہے۔" وہ شخص کہنے لگا: "بندہ (اگر) دوبارہ گناہ کرے؟" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "وہ گناہ اس کے حق میں لکھ دیا جاتا ہے (یاد رکھو!) اللہ تعالیٰ (معاف کرنے سے) کبھی نہیں امتناتا لیکن تم اتنا جاتے ہو۔" (مستدرک امام حاکم: ج ۲، ص ۷۷۳)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوْ  
أَخْطَأْتُمْ حَتَّى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمْ السَّمَاءَ، ثُمَّ تَبْتَغُوا لَتَابَ عَلَيْكُمْ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اتنی غلطیاں (گناہ) کرو کہ تمہاری غلطیاں آسمان تک پہنچ جائیں پھر توبہ کرو تو اللہ تمہاری توبہ کو قبول فرمائے گا۔ (سنن ابن ماجہ 4246 ابواب الزہد)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَنِّي لِي هَذِهِ؟ فَيَقُولُ: بِاسْتِغْفَارٍ وَلَدِكَ لَكَ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کریم ایک نیک شخص کے درجات کو جنت میں بلند فرمائے گا۔ تو وہ کہے گا۔ اے میرے پروردگار! یہ درجات کی بلندی میرے کس عمل وجہ سے ہوئی؟ اللہ فرمائے گا تیری اولاد کے تیرے لئے استغفار کی وجہ سے۔“ (مسند احمد: ج ۲، ص ۵۰۹)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

(وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ، فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ، فَيَغْفِرُ لَهُمْ) (مسلم: 2749)

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرتے (اور اللہ تعالیٰ سے معافی نہ مانگتے) تو اللہ تعالیٰ تمہیں ختم کر کے دوسرے لوگوں کو لے آتا جو گناہ کرتے، پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے تو وہ انہیں معاف کر دیتا۔“

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " إِنَّ صَاحِبَ الشِّمَالِ لَيَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتِّ سَاعَاتٍ عَنِ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ الْمُخْطِئِ أَوْ الْمُسِيءِ ، فَإِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ مِنْهَا أَلْقَاهَا ، وَإِلَّا كُتِبَتْ وَاحِدَةً " (رواه الطبرانی وغيره ، وقال الألبانی : حديث حسن ، انظر حديث رقم : 2097 في صحيح الجامع)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

”بے شک بائیں طرف والا فرشتہ چھ گھڑیوں تک اپنا قلم اس مسلمان بندے سے روکے رکھتا ہے جس نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہو۔ چنانچہ اگر وہ شرمندہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے تو وہ اپنا قلم رکھ دیتا ہے (اور گناہ نہیں لکھتا) اور اگر وہ استغفار نہ کرے تو ایک ہی گناہ اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیتا ہے۔“ (رواہ الطبرانی فی الکبیر وحسنہ الألبانی)

درد مندان گنہ را روز و شب

شر بتہ بہتر ز استغفار نیست



گناہ کے درد مندوں کے لئے دن رات استغفار (کرنے) سے بڑھ کر (بہتر) کوئی شربت نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِلَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتَبُ " .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے۔ وہ نیکوکار ہے تو شاید وہ نیکیوں میں بڑھ جائے اور اگر وہ خطاکار ہے تو شاید وہ توبہ کر لے۔" (متفق علیہ)

فرمان باری تعالیٰ ہے

وَ اكْتُبْ لَنَا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ ط  
قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ وَ رَحْمَتِي وَ سِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ط  
فَسَاكُتُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَ الَّذِينَ هُمْ  
بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٥٦﴾ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ.....

(الأعراف: 156-157)

”اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ لہذا جو لوگ متقی ہیں، زکاۃ دیتے ہیں اور ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں ان کے لیے میں رحمت ہی لکھوں گا۔ (یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول کی اطاعت کرتے ہیں جو نبی اُمّی ہیں۔“

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ يُعْبَادِي الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۖ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٥٣﴾ وَ أَنْيَبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصِرُونَ ﴿٥٤﴾ وَ اتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَ أَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿٥٥﴾

(الزمر: 53-55)

”تم فرماؤ اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے، اور اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ اور اس کے حضور گردن رکھو قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو، اور اس کی پیروی کرو جو اچھی سے اچھی تمہارے رب سے تمہاری طرف اتاری گئی قبل اس کے کہ عذاب تم پر اچانک آجائے اور تمہیں خبر نہ ہو“

## اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر خوش ہوتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ  
كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضِ فَلَاةٍ، فَاَنْفَلَتَتْ مِنْهُ، وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ  
وَشَرَابُهُ، فَأَيْسَ مِنْهَا، فَأَتَتْ شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا، قَدْ أَيْسَ  
مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ، فَأَخَذَ  
بِخِطَامِهَا، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِي  
وَأَنَا رَبُّكَ، أَخْطَا مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ) (مسلم: 2747)

”اللہ کا بندہ جب توبہ کرتا ہے تو وہ اس کی توبہ پر اس آدمی سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی بیابان زمین میں اپنی سواری پر جا رہا ہو، پھر وہ چپکے سے کہیں چلی جائے اور اس پر اس آدمی کے کھانے پینے کا سامان بھی ہو، پھر وہ اسے تلاش کر کے مایوس ہو جائے اور ایک درخت کے سائے تلے آکر لیٹ جائے اور وہ اپنی سواری سے بالکل مایوس ہو چکا ہو (بلکہ اسے اپنی موت کا یقین ہو چکا ہو) پھر اچانک وہ سواری اس کے سامنے آکر کھڑی ہو جائے اور وہ اس کی نکیل کو تھام لے اور فرط مسرت میں اس کے منہ سے یہ الفاظ نکل جائیں کہ اے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب، یعنی شدید خوشی کے عالم میں وہ غلطی کر جائے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْهُ بِضَائِلَتِهِ، إِذَا وَجَدَهَا"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا " اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ سے اتنا ہی خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص اپنی گم شدہ چیز کے ملنے سے خوش ہو۔" ( سنن ابن ماجہ 4245 ابواب الزہد )

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”جو شخص ایک نیکی کرے میں اسے اس جیسی دس یا اس سے بھی زیادہ نیکیاں دوں گا۔ اور جو شخص ایک برائی کرے میں اس کے بدلے میں ایک ہی برائی کا بوجھ اس پر ڈالوں گا یا اسے معاف کر دوں گا۔ اور جو شخص ایک بالشت کے برابر میرے قریب ہو تو میں ایک ہاتھ کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ اور جو آدمی ایک ہاتھ کے برابر میرے قریب آئے تو میں دو ہاتھ کے پھیلاؤ کے بقدر اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ اور جو شخص میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ اور جو شخص میرے پاس زمین کی مٹی کے برابر گناہ لے کر آئے گا لیکن اس نے میرے ساتھ کس کو شریک نہیں بنایا ہوگا تو میں زمین کی مٹی کے برابر مغفرت کے ساتھ ہی اس سے ملاقات کروں گا۔“ (رواہ مسلم)



سرور کائنات فخر موجودات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔  
 " جب بندہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کرنا کاتبین کو اس کے گناہ بھلا دیتے ہیں۔ اور اس کے  
 اعضاء اور جوارح کو بھی بھلا دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ زمین کے ٹکڑوں کو بھی اللہ تعالیٰ بھلا دیتے  
 ہیں۔ یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے خلاف اللہ  
 جل جلالہ کی بارگاہ میں کوئی گواہ نہیں ہوگا۔

(ترغیب عن حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ  
 ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ  
 الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ﴿٦٣﴾

اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اسی واسطے کہ اس کا حکم مانیں اللہ کے فرمانے  
 سے اور اگر وہ لوگ جس وقت انہوں نے اپنا برا کیا تھا آتے تیرے پاس پھر (( اللہ  
 سے دعائے بخشش مانگتے )) اور رسول بھی ان کو بخشواتا تو البتہ اللہ کو پاتے معاف  
 کرنے والا مہربان۔ (النساء: ۶۳)

جب بندہ توبہ کر لیتا ہے تو اس کی غلطی کا مواخذہ نہیں ہوتا۔ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو کوئی سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے قبل توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو  
 معاف کر دے گا۔" (صحیح مسلم)

عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم: ان اللہ عز وجل یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیئ النہار

ویبسط یدہ بالنہار لیتوب مسیئ اللیل حتی تطلع الشمس

من مغربہا۔ ( رواہ مسلم: ۲۷۵۹ )

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رات کو اپنا دست شفقت پھیلاتا ہے، تاکہ دن کا گناہ گار توبہ کرے اور اسی طرح اپنا رات کو پھیلاتا ہے، تاکہ رات کا گناہ گار توبہ کر لے، یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے " ( یعنی قیامت کا دن آجائے )۔

قال إن ربك لیعجب من عبده إذا قال رب اغفر لی ذنوبی

إنه لا یغفر الذنوب غیرك وفي الباب عن ابن عمر رضی اللہ

عنہما قال أبو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح

پروردگار اپنے بندے پر (رحمت و محبت کے سبب) تعجب فرماتا ہے، جب وہ (بندہ) کہتا ہے: اے پروردگار! میرے گناہ بخش دے، اور جانتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔ (جامع الترمذی "کتاب الدعوات")

باب مَا یَقُولُ إِذَا رَكِبَ النَّاقَةَ، رقم الحدیث: 3392

حدثنا عثمان بن أبي شيبة وإسحق بن إبراهيم واللفظ  
لعثمان قال إسحق أخبرنا وقال عثمان حدثنا جرير عن  
الأعمش عن عبارة بن عمير عن الحارث بن سويد قال  
دخلت على عبد الله أعودة وهو مريض فحدثنا بحديثين  
حديثاً عن نفسه وحديثاً عن رسول الله صلى الله عليه وسلم  
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لله أشد فرحاً  
بتوبة عبده المؤمن من رجل في أرض دوية مهلكة معه راحلته  
عليها طعامه وشرابه فنام فاستيقظ وقد ذهب فطلبها حتى  
أدركه العطش ثم قال أرجع إلى مكاني الذي كنت فيه فأنام  
حتى أموت فوضع رأسه على ساعده ليموت فاستيقظ وعنده  
راحلته وعليها زاده وطعامه وشرابه فالحق أشد فرحاً بتوبة  
العبد المؤمن من هذا براحلته وزاده وحدثناه أبو بكر بن أبي  
شعبة حدثنا يحيى بن آدم عن قطبة بن عبد العزيز عن  
الأعمش بهذا الإسناد وقال من رجل بداوية من الأرض

وحدثني إسحق بن منصور حدثنا أبو أسامة حدثنا الأعمش  
حدثنا عبارة بن عمير قال سمعت الحارث بن سويد قال  
حدثني عبد الله حديثين أحدهما عن رسول الله صلى الله عليه  
وسلم والآخر عن نفسه فقال قال رسول الله صلى الله عليه  
وسلم لله أشد فرحاً بتوبة عبده المؤمن بمثل (حديث جرير  
صحيح مسلم « كتاب التوبة » باب في الحظ على التوبة  
والفرح بها)

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے  
کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پتہ ہے۔ توبہ کرنے والے سے  
اللہ تعالیٰ کتنے خوش ہوتے ہیں پھر خود ہی مثال دی اور فرمایا ایک شخص بیابان جنگل  
میں سفر کر رہا تھا اونٹ پر اس کا زاد راہ تھا۔ کہ تھکاوٹ کی وجہ سے اس کو نیند آنے  
لگی اور وہ سستانے کے لئے لیٹ گیا تھوڑی دیر بعد اٹھ کر دیکھا تو اونٹ نہ تھا۔ تلاش  
بسیار کے بعد بھی نہ ملا تو اب تھک ہار کے لیٹ گیا اور موت کا انتظار کرنے لگا کہ  
اس کی پھر آنکھ لگ گئی اچانک اس کی آنکھ جب کھلی تو اونٹ سامنے پایا تو خوشی سے  
بے اختیار کہنے لگا کہ اے اللہ تو میرا بندہ میں تیرا رب (اللهم انت عبدی وانا  
ربک) ، فرمایا خوشی میں اس کو سمجھ نہ آئی کیا کہہ بیٹھا ہے، اور فرمایا اس سے زیادہ  
اللہ تعالیٰ کو خوشی ہوتی ہے جب اس کا بندہ اس کے سامنے توبہ کرتا ہے۔



## توبہ واستغفار اور معمولاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ " وَاللَّهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً " .

( صحیح البخاری - کتاب ۸۰ حدیث ۶۳۸۱ )

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ خدا کی قسم! میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں اور دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ کرتا ہوں۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں " میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی کو "أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ "

(سنن النسائی)

عَنِ الْأَعْرِ الْمُزَنِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :  
" إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي ، وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةً مَرَّةً " ( رواه مسلم )

حضرت اغر مزن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل میں بھی غفلت کا اثر ہو جاتا ہے، میں دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سو مرتبہ ”رب اغفر لی، وتب علی، انک انت التواب الرحیم“ (اے اللہ! مجھے معاف کر دے او ر میری توبہ قبول فرمالے، بلاشبہ تو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بڑا مہربان ہے) پڑھتے ہوئے شمار کیا۔ (ابوداؤد)

حضرت بلال بن یسار بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے ”استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القيوم واتوب الیہ“ پڑھا تو اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے، چاہے وہ جنگ سے بھاگ کر آیا ہوں۔ (ابوداؤد، ترمذی)

بہترین دعا استغفار ہے۔ [رواہ الحاکم فی تاریخہ عن علی، الجامع الصغیر السیوطی - الصفحة ۱۰۶ رقم: ۴۰۰۶، خلاصۃ حکم المحدث: صحیح]

اور دوسری روایت میں ہے :

أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنِي  
الْحَكَمُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقُرَشِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
، قَالَ : " مَنْ أَكْثَرَ مِنَ الْاسْتِغْفَارِ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا ،  
وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا ، وَيَرْزُقُهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ "

جن نے لازم (پابند) کیا بخشش مانگتے رہنا) ، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مشکل آسان فرمادیں  
گے اور ہر تنگی سے نجات کا راستہ فراہم فرمائیں گے اور اس کو ایسی ایسی جگہ سے روزی پہنچے گی  
جہاں اس کا وہم و گمان تک نہ جائے گا۔ (السنن الکبریٰ للنسائی: سِتَابُ الزَّيْنَةِ: الْإِثَارُ مِنَ  
الْاسْتِغْفَارِ، رقم الحدیث: ۹۸۵۳)

رُوي عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه قال : قال رسول الله صلى الله  
عليه وآله وسلم : (من لزم الاستغفار جعل الله له من كل ضيقٍ مخرجاً ،  
ومن كل همٍّ فرجاً ، ورزقه من حيث لا يحتسب)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص استغفار میں پابندی کرے گا، اللہ تعالیٰ

اس کی ہر تنگی کو دور کر دے گا اور ہر غم سے خلاصی دے گا اور اس کو روزی ایسی جگہ سے دے گا جہاں سے اس کو خیال بھی نہ ہو گا۔ (ابوداؤد: ۱۵۱۸)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَإِنْ كُنْتَ مَغْفُورًا لَكَ ؟ قَالَ : قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ "

کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تم ان کو کہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادیں گے ، خواہ پہلے ہو چکی ہو؟ کہو : "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، جو عالی شان اور عظیم ہے ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، جو بردبار اور کریم ہے ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، جو ہر عیب سے پاک آسمانوں کا رب اور عرش عظیم کا رب ہے۔ اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے"۔<sup>144</sup>

(جامع الترمذی: کتاب الدعوات: باب مَا جَاءَ فِي عَقْدِ التَّسْبِيحِ بِالْيَدِ ، رقم الحديث: ۳۴۵۰)



حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ، قَالَ حَدَّثَنِي  
شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "  
سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ،  
خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ  
بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذُنُوبِي،  
فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ " . قَالَ " وَمَنْ قَالَهَا مِنَ  
النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ  
الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ  
يُصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ "

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی مالک و معبود  
نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا، اور وجود بخشا، میں تیرا بندہ ہوں اور جہاں تک مجھ عاجز  
و ناتواں سے ہو سکے گا، تیرے کیے ہوئے (ایمانی) عہد و میثاق کے وعدے پر قائم  
رہوں گا، تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل و کردار کے شر سے، میں اقرار کرتا ہوں کہ

تو نے مجھے نعمتوں سے نوازا اور اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے نافرمانیاں کیں اور گناہ کیے، اے مالک و مولا! تو مجھے معاف کر دے اور میرے گناہ بخش دے، تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں، جس بندے نے اخلاص کے ساتھ، دل کے یقین کے ساتھ دن کے کسی حصہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ عرض کیا اور اسی دن، رات شروع ہونے سے پہلے اس کو موت آگئی تو بلاشبہ وہ جنت میں جائے گا۔ (بخاری)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تجھے سید الاستغفار (دعاؤں بخشش کا سردار) نہ بتاؤں؟ (وہ یہ ہے کہ): **اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَاَبُوْءُ اِلَيْكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ ، وَاَعْتَرِفُ بِذُنُوْبِيْ ، فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔**

”اے اللہ تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں، اپنی ہمت و وسعت کے بقدر تیرے ساتھ کے ہوئے عہد و پیمان پر کاربند ہوں، میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے کاموں کے شر سے، میں اقرار کرتا ہوں تیری نعمتوں کا مجھ پر، اور میں اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا بھی، بس مجھے بخش دے یقیناً نہیں ہے کوئی گناہوں کو بخشنے والا تیرے سوا“۔

جو بندہ شام کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے اور پھر صبح ہونے سے پہلے ہی اس کی موت آجاتی ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (جامع الترمذی: کتاب الدعوات: باب مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ اِذَا اُصْبَحَ وَاِذَا، رقم الحديث: ۳۳۴۰)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " مَنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَقَالَ : أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ، غَفَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذُنُوبَهُ ، وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَ مِنَ الزَّحْفِ "

جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ اللہ رب العزت سے یوں استغفار کیا : (( اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ )) یعنی میں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش کا طلبگار ہوں ، جس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں ، وہ ہمیشہ سے زندہ ہے ، ہر شے اسی کے دم سے قائم ہے اور میں اسی کی طرف رجوع و توبہ تائب ہوتا ہوں۔ تو اس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے خواہ جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیوں نہ ہو۔

(عمل الیوم واللیلة لابن السنی : بَابُ مَا يَقُولُ فِي دُبْرِ صَلَاةِ الصُّبْحِ ... رقم الحديث : ۱۳۶)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : " مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ فَيَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ "

جو بندہ حالت سجدہ میں تین مرتبہ کہتا ہے " رَبِّ اغْفِرْ لِي " یعنی میرے رب مجھے بخش دے ، تو اس کے سر اٹھانے سے قبل ہی اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی : بَابُ الظَّاءِ : مَنِ اسْمُهُ طَارِقٌ : طَارِقُ بْنُ أَشِيَمَ الْأَشْجَعِيُّ ، رقم الحديث : ۸۱۱۶)

سرور کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : " التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ " (سنن ابی ماجہ ، المعجم الکبیر للطبرانی « باب الظار قم الحديث : ۱۰۱۳۴ )

"گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس سے گناہ سرزد ہی نہیں ہوا۔"



## کر بھلا ہو بھلا

جس نے مومن مرد و عورت کے لئے ہر روز ستائیس (۲۷) بار اللہ سے استغفار کیا ، اس کو مستجاب الدعوات (وہ جس کی دعائیں قبول ہوں) میں لکھا جائے گا ، اور اں کے طفیل زمین والوں کو رزق رسانی ہوتی ہے۔ [الجامع الصغیر السیوطی: ۸۴۲۰ ، خلاصۃ حکم المحدث: ضعیف]

جس مومن مرد و عورت کے لئے استغفار کیا ، اس کے لئے ہر مومن مرد و عورت کے بدلے ایک ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (مسند الشامیین للطبرانی (۲۳۴/۳) مَا اَنْتَهَى اِلَيْنَا مِنْ مُسْنَدٍ يَعْلىٰ بِنِ ، رقم الحدیث: ۲۱۱۸) المحدث: السیثمی - المصدر: مجمع الزوائد - الصفحة ۱۰/۲۱۳ ، خلاصۃ حکم المحدث)

خطا و نسیان کا پیکر ہونے کے سبب کسی بھی انسان سے خطا اور غلطی کا سرزد ہو جانا کوئی محیر العقول بات نہیں۔ لیکن بندہ مومن اور منافق و کافر میں واضح فرق یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ کے نیکو کار بندے جب معمولی سی خطا کا بھی ارتکاب کر بیٹھیں ، وہ فوراً ذات باری تعالیٰ سے معافی کے طلب گار ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں آتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ " تمام انسان خطاکار ہیں لیکن سب سے بہتر خطاکار وہ ہیں جو ( اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں جھک کر ) توبہ کر لیتے ہیں۔ "

(إخرجه ابن أبي شيبة ١٨٤/١٣ ، وإحمد ١٩٨/٣ ، والترمذی ٢٣٩٩) ، وابن ماجه (٣٢٥١) ، والحاكم ٢٤٢/٢ وقال : صحيح الإسناد ولم يخرجاه ، والبيهقي في شعب الإيمان ٢٢٠/٥ ، والدارمی ٣٩٢/٢ ، وأبو يعلى ٣٠١/٥ . وعبد بن حميد ٣٦٠/١) جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے فرمایا : " وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ " اور وہ اپنے کیے پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔ " ( یعنی توبہ کر لیتے ہیں۔ ) جب کہ منافق اور کافرا اپنے گندے کرتوتوں کی الٹی سیدھی توجیہات ڈھونڈ لیتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ، يَقُولُ : " اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبَشَرُوا ، وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا "

میری امت کے بہترین افراد وہ ہیں کہ جب ان سے برائی سرزد ہو جاتی ہے تو استغفار کر لیتے ہیں اور جب ان سے کوئی نیکی کا کام انجام پا جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں، اور جب سفر پر گامزن ہوتے ہیں تو اللہ کی رخصت قبول کرتے ہوئے نماز میں قصر اور روزوں میں افطار کرتے ہیں۔

(سنن ابن ماجه: ٣٨١٨، مسند إحمد بن حنبل: ٢٣٣١٩)

## اللہ کی پکڑ سے خبردار رہو

سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں: مومن کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ نیکی اور ثواب کے کام کرتا ہے، اس کے باوجود اللہ جل جلالہ کے خوف سے ہمیشہ لرزاں و ترساں رہتا ہے۔ اس کے برخلاف کافر گناہ پر گناہ کیے جاتا ہے اور بے خوف ہوتا ہے۔ لہذا عقلمند انساں وہ ہے جو اللہ کی پکڑ سے کبھی غافل نہ رہے۔ برابر اللہ کی پکڑ اور اس کے عذاب سے ڈرتا رہے۔

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ اور بڑے بڑے اکابرین امت اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہما جب اس آیت مبارکہ کی تلاوت کرتے تو کانپ اٹھتے:

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾

(الانفطار: ۱۳، ۱۴)

”یقیناً نیک لوگ مزے میں ہوں گے اور بے شک بدکار لوگ جہنم میں جائیں گے۔“

حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ یہ آیت مبارکہ پڑھ کر رو رو کر بے ہوش ہو گئے اور جب ہوش میں آئے تو کہا معلوم نہیں کہ ہمارا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟

حضرت ربیع بن خثم رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی صاحبزادی نے پوچھا: ابا جان! کیا بات ہے، میں دیکھتی ہوں کہ آپ رات کو سوتے نہیں ہیں۔ تو انہوں نے کہا: بیٹی! تمہارا باپ اس بات سے ڈرتا ہے کہ کہیں اللہ کا عذاب رات ہی میں نہ آ جائے۔ ان کے پیش نظر درج ذیل آیت مبارکہ رہی ہوگی۔

(أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ ﴿٩٤﴾)

(الاعراف: ۹۷)

”کیا بستیوں والے نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ سوتے ہوں“

انسان کس قدر خوش فہم ہے کہ اپنے صغیرہ و گناہوں کو کسی شمار میں ہی نہیں لاتا۔ اور گمان کرتا ہے کہ اللہ غفور و رحیم ہے، وہ اس کے گناہ بغیر توبہ کے ہی بخش دے گا۔ ایسا انسان امید کے پہلو کو پیش نظر رکھتا ہے خوف کے پہلو سے صرف نظر رکھتا ہے۔ اور اسی لئے وہ اللہ قہار و جبار کے عذاب سے بے خوف ہو جاتا ہے۔ اس جیسے انسانوں کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٩٩﴾ )

(الاعراف: ۹۹)



”کیا یہ لوگ اللہ کی چال سے بے خوف ہیں؟ حالانکہ اللہ کی چال سے وہی قوم بے خوف ہوتی ہے جو تباہ ہونے والی ہو۔“

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”مَكْرُ اللّٰہ“ سے مراد اللہ کا عذاب اور اس کی پکڑ ہے، وہ اچانک انھیں پکڑ لے گا جب وہ غافل و بے پروہ ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”تباہی ہے اس شخص کے لئے جو جانتے ہوئے گناہ پر اصرار کر رہا ہے“ {مسند احمد، الادب المفرد}

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ”وہ شخص جو اپنے گناہوں پر جے رہنے کے ساتھ ساتھ استغفار کرتا ہے وہ اپنے رب کا مذاق اڑا رہا ہے“ (شعب الایمان)

گناہ کبیرہ بالخصوص شرک سے پرہیز کرنا از حد ضروری ہے اس لئے کہ شرک کی موجودگی میں کوئی نیک عمل انسان کے لئے مفید نہیں ہے چونکہ شرک تمام تر نیک اعمال کو کو ضائع کر کے رکھ دیتا ہے، اور مشرکین کے لئے اگر اللہ جل جلالہ کا پیارا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی استغفار کرے تو ان مشرکین کی بھی مغفرت نہیں ہوگی، انا یہ کہ یہ لوگ سب سے پہلے اپنے شرک و کفر سے توبہ کریں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً  
فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ۗ وَاللّٰهُ لَا  
يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٨٠﴾

”ان کے لئے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) استغفار کریں یا نہ کریں اگر آپ  
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ستر بار بھی ان کے لئے استغفار کریں تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں ہر گز نہ  
بخشتے گا، یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ  
کفر کیا ہے“ (التوبہ: ۸۰)

# توبۃ النصوح کیا ہے اور کیسے ممکن ہے؟

بشر مومن جب بھی کسی گناہ و خطا کا ارتکاب کر لے تو فوراً توبہ و استغفار کی طرف لپکتا ہے لیکن اس موقع پر شیطان لعین اسے اپنے چنگل میں پھنسانے کے لئے اس کے دل میں ہزار ہا وسوسے ڈالتا ہے کہ تمہاری توبہ تو قبول ہی نہیں ہوئی اس لئے تم اس جنجھٹ میں کیوں پڑتے ہو۔ شیطان یہ سب اس لئے کرتا ہے کیونکہ اس نے بنی انسان کو گمراہ کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ دولت ایمان مل جانے کے بعد کسی بھی مومن کے لئے خزینہ استغفار کو پالینا کسی گمشدہ خزانے سے کم نہیں۔ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا اپنے بندوں پر بے پناہ رحم و کرم ہی تو ہے کہ وہ دوسروں کے سامنے ان کی ان گنت خطاؤں اور سیاہ کاریوں کا پردہ چاک نہیں کرتا۔ بلکہ ان پر اپنے دامن رحمت کا پردہ ڈال دیتا ہے۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو ایک دوسرے پر ظاہر کر دے تو تم ایک دوسرے کو کفننا اور دفننا چھوڑ دو گے۔

اہل ایمان کو اپنے گناہوں پر نادم ہوتے ہوئے صدق دل سے توبہ کرنی چاہئے صرف زبانی کلامی توبہ کر لینا کافی نہیں۔ حقیقت میں سچی توبہ تو وہ ہے جس کا تقاضا اللہ رب العزت نے سورۃ التحریم میں کیا۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا) (التحریم: ۸)

اے ایمان لانے والو! اللہ کے آگے صاف دل سے توبہ کرو۔

غافل دل کے ساتھ توبہ کرنا انتہائی ناپسندیدہ امر ہے۔ توبۃ النصوح تو وہ ہے جس میں ریا و نفاق کا رتی بھر کا بھی شائبہ نہ ہو۔ ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے توبۃ نصوح کی تعریف یوں بیان کی ہے کہ توبہ کے بعد انسان گناہ کا اعادہ تو درکنار، اُس کے ارتکاب کا ارادہ تک نہ کرے (ابن جریر)۔

حضرت ابن ابی حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، زرّین مجبیش کے واسطے سے روایت کرتے ہیں۔ ہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے توبۃ نصوح کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اِس سے مراد یہ ہے کہ جب تم سے کوئی قصور (گناہ/خطا) ہو جائے تو اپنے گناہ پر نادم (شرمندہ) ہو، پھر شرمندگی کے ساتھ اس پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور آئندہ کبھی اس فعل کا ارتکاب نہ کرو۔“

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (ما التوبۃ النصوح) "توبۃ النصوح کیا ہے؟

سرکارِ دو عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **(ان یندم العبد علی الذنب**

**الذی اصاب فیعتذر الی اللہ تعالیٰ ثم لا یعود الیہ کما لا یعود اللبن الی**

**الفرع.)** "انسان اپنے گناہ پر نادم ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں معافی مانگے اور پھر اس

گناہ کی طرف یہ بھی اسی طرح نہ جائے جیسے تھنوں سے دودھ نکل جانے کے بعد دوبارہ (تھنوں میں) نہیں جاسکتا۔"



امام ابن جریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا کہ لوگو! میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے کہ خالص توبہ یہ ہے کہ **(ان یذنب العبد ثم یتوب فلا یعود فیہ۔)** "انسان اپنے گناہ پر توبہ کرے اور دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔"

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب شیطان کو جنت سے نکالا جا رہا تھا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے کہا میں تیرے بندوں کو اس وقت تک گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کے جسم میں روح رہے گی۔ اس پر اللہ جل شانہ نے فرمایا میں اپنے بندوں کو اس وقت بخشتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے استغفار کرے رہیں گے۔

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أَبَايَ، يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ، يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئًا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تَشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتَكَ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةً) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ: ٣٥٢٠ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا" اے ابن آدم! تم اگر مجھے پکارو اور مجھ سے امید رکھو تو میں تمہارے سارے گناہ معاف کر دوں گا اور کوئی پرواہ نہیں ہے، اے ابن آدم! اگر تمہارے گناہ آسمان کے کناروں کو جا پہنچیں، پھر تم مجھ سے مغفرت چاہو تو میں تمہیں بخشش دوں گا۔ اے ابن آدم! اگر تم میرے پاس زمین بھر دینے کے برابر گناہ لے کر آؤ اور مجھ سے اس حال میں ملو کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کیا۔ تو میں تمہیں اتنی بخشش سے نوازوں گا کہ اس سے زمین بھر جائے۔"

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ  
خَرَجَ يَسْأَلُ، فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا.  
فَقَتَلَهُ، فَجَعَلَ يَسْأَلُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَنتِ قَرْيَةٌ كَذَا وَكَذَا.  
فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ  
الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقْرَبِي. وَأَوْحَى  
اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي. وَقَالَ قَيِسُوا مَا بَيْنَهُمَا. فَوَجَدَ إِلَى هَذِهِ  
أَقْرَبُ بِشِيرٍ، فَغُفِرَ لَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے والوں میں ایک شخص نے نناوے (۹۹) قتل کئے، اور اپنے وقت کے سب سے بڑے عالم کے متعلق دریافت کیا، تو اسے ایک راہب کا پتہ بتایا گیا اور وہ شخص اس راہب کے پاس گیا اور دریافت کیا کہ میں نناوے انسانوں کا قاتل ہوں، کیا میرے لئے توبہ کا کوئی طریقہ ہے؟ راہب نے کہا: تیرے لئے توبہ کی کوئی صورت نہیں! تو اس شخص نے راہب کو بھی قتل کر دیا اور سو (100) جانوں کا قاتل ٹھہرا۔ پھر (اس) وقت کے سب سے بڑے عالم کے متعلق دریافت کیا، تو اسے ایک عالم کا پتہ بتادیا گیا اور وہ اس عالم کے پاس گیا اور پوچھا کہ میں نے سو (100) انسانوں قتل کیے ہیں، کیا میرے لئے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ اس عالم نے کہا: کیوں نہیں! تمہارے اور تمہاری توبہ کے درمیان کونسی چیز حائل ہے؟ تم فلاں جگہ چلے جاؤ! وہاں اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ برگزیدہ نیک بندے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو جاؤ اور اپنے وطن واپس نہ آؤ! یہاں برے لوگ رہتے ہیں، وہ شخص روانہ ہو گیا۔ ابھی وہ راستہ ہی میں تھا کہ پیام اجل (موت کا وقت) آگیا وقت اخیر جب اس میں چلنے کی طاقت نہ رہی تو وہ اپنے سینہ کے بل صالحین اکرام کی بستی کی طرف بڑھنے لگا، یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو گیا، رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں باہم جھگڑا ہوا کہ اس کی روح کون لے جائے گا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا کہ یہ شخص صدق دل سے توبہ کر کے اللہ کی رضا کی خاطر آ رہا تھا۔

عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا ایسے میں ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں ان کے پاس آیا، فرشتوں نے اپنا فیصلہ اس کے حوالہ کر دیا، اُس فرشتہ نے کہا کہ زمین کی پیمائش کرو، یہ جس بستی کے قریب ہو اُسے ان ہی میں شمار کرلو (اگر صالحین کی بستی کے قریب تھا تو رحمت کا مستحق ہے اور اگر گنہگاروں کی بستی کے قریب تھا تو اسے عذاب کے فرشتے لے جائینگے) زمین کی پیمائش کی گئی تو نیک لوگوں سے اس کا فاصلہ قریب نکلا لہذا رحمت کے فرشتے اس کی روح لے گئے۔ صحیح بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صالحین سے قریب والی زمین کو حکم فرمایا کہ وہ قریب ہو جائے اور گنہگاروں سے قریب والی زمین کو حکم فرمایا کہ دور ہو جائے۔ (صحیح بخاری شریف کتاب احادیث الانبیاء، حدیث نمبر: ۳۴۷۰۔ صحیح مسلم شریف، کتاب التوبہ، باب قبول توبۃ القاتل وإن کثر قتله۔ حدیث نمبر: ۷۱۸۴)

آپ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "بے شک اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی توبہ قبول کرتا رہتا ہے جب تک (اس بندے پر) موت کی کیفیت طاری نہ ہو۔" (جامع ترمذی: ۳۵۳۷)



من تاب قبل موته عامًا تيب عليه ومن تاب قبل موته  
بشهر تيب عليه حتى قال يومًا حتى قال ساعة حتى قال  
فواقًا. (مسند احمد، رقم ۶۶۲۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو اپنی موت سے ایک سال پہلے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور جو مہینہ بھر پہلے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول فرماتا ہے اور جو ہفتہ بھر پہلے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول فرماتا ہے اور جو ایک دن پہلے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول فرماتا ہے، یہ سن کر حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت پڑھی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے،

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نگرانی کرنے والے دو فرشتے (یعنی اعمال لکھنے والے) کسی بھی دن جب اللہ جل شانہ کے حضور (کسی کا اعمال نامہ) پیش کرتے ہیں اور اس کے اول و آخر میں استغفار لکھا ہوتا ہے تو اللہ جل شانہ کا ارشاد ہوتا ہے کہ میں نے اپنے بندہ کا وہ سب کچھ بخش دیا جو اس اعمال نامہ کے اول و آخر کے درمیان ہے۔ (بزاز)

عصیاں ما ورحمت پروردگار ما این را نہایت است نہ آن را نہایت است

ترجمہ: ہمارے گناہ ہیں اور ہمارے پروردگار کی رحمتیں ہیں، نہ اس کی کوئی حد ہے نہ

اُس کی کوئی حد ہے

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد عالیہ ہے "مجھے اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہو بیٹھا ہے حالانکہ اس کے پاس استغفار موجود ہے، جس کے ذریعے وہ اپنے گناہوں کو معاف کروا سکتا ہے۔"

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: **"مَنْ أُعْطِيَ التَّوْبَةَ لَمْ يُحْرَمِ الْقَبُولَ وَ مَنْ أُعْطِيَ الْإِسْتِغْفَارَ لَمْ يُحْرَمِ الْمَغْفِرَةَ"** (نہج البلاغہ، حکمت ۱۳۵)

جسے توبہ کی توفیق حاصل ہو گئی وہ قبولیت سے محروم نہ ہوگا اور جسے استغفار کی توفیق مل گئی وہ مغفرت سے محروم نہ ہوگا۔

بزرگان دین فرماتے تھے کہ حکماء نے فرمایا کہ جس کسی کو چار چیزیں مل گئیں وہ دوسری چار چیزوں کا حقدار بن جاتا ہے اول یہ کہ جس آدمی کو دعا کرنے کی توفیق مل جائے وہ دعا کے قبول ہونے سے محروم نہیں ہوتا جیسا کہ خود اللہ رب العزت نے فرمایا۔ "مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔"

اور دوم یہ کہ جسے بخشش طلب کرنے کی توفیق مل جائے وہ مغفرت سے محروم نہیں رہے گا۔ (انشاء اللہ) جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے "وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے" اور سوم یہ کہ جس شخص کو شکر کرنے کی توفیق مل جائے وہ نعمت کی

زیادتی سے محروم نہیں رہتا جیسا کہ اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا "اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا" اور چہارم یہ کہ جسے توبہ کرنے کی توفیق مل جائے اس کی توبہ قبول ہونے سے محروم نہیں رہتی جیسا کہ رب ذالجلال والا کرام نے فرمایا "اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے"

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد عالیہ ہے کہ ارض کائنات میں دو امان دیئے گئے، زمین کے دو اماں میں سے ایک تو اٹھالیا گیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہے اور دوسرا باقی رہ گیا اور وہ استغفار ہے، اس کو مضبوط پکڑ لو (روح کی بیماریوں کا علاج، ص: ۳۱)

بزرگان دین فرماتے تھے کہ حکماء نے فرمایا کہ جس کسی کو چار چیزیں مل گئیں وہ دوسری چار چیزوں کا حقدار بن جاتا ہے اول یہ کہ جس آدمی کو دعا کرنے کی توفیق مل جائے وہ دعا کے قبول ہونے سے محروم نہیں ہوتا جیسا کہ خود اللہ رب العزت نے فرمایا۔ "مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔"

اور دوم یہ کہ جسے بخشش طلب کرنے کی توفیق مل جائے وہ مغفرت سے محروم نہیں رہے گا۔ (انشاء اللہ) جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے "وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے" اور سوم یہ کہ جس شخص کو شکر کرنے کی توفیق مل جائے وہ نعمت کی زیادتی سے محروم نہیں رہتا جیسا کہ اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا "اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا" اور چہارم یہ کہ جسے توبہ کرنے کی توفیق مل جائے اس کی توبہ

قبول ہونے سے محروم نہیں رہتی جیسا کہ رب ذالجلال والاكرام نے فرمایا "اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے"

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد عالیہ ہے کہ ارض کائنات میں دو امان دیئے گئے، زمین کے دو امان میں سے ایک تو اٹھالیا گیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہے اور دوسرا باقی رہ گیا اور وہ استغفار ہے، اس کو مضبوط پکڑ لو (روح کی بیماریوں کا علاج، ص: ۳۱)

اللہ عزوجل امت مسلمہ کے لئے کتنی بڑی نعمت عطا فرمادی کہ امت جب تک استغفار کرتی رہے گی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہے گی۔

جیسا کہ اس حدیث مبارکہ سے واضح ہے۔

(حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو ، حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ ،

قَالَ : حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سَعِيدٍ التُّجِيبِيُّ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ

فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : "

الْعَبْدُ آمِنٌ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا اسْتَغْفَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ "

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارکہ نقل کرتے ہیں "بندہ عذاب خداوندی سے امن میں ہے جب تک کہ وہ استغفار کرتا ہے۔"

(مسند احمد، رقم الحدیث: ۲۳۳۲۲)



حاصل حدیث مبارکہ یہ کہ ہمیں ہر وقت استغفار کرتے رہنا چاہئے کیا خبر کون سی گھڑی ہمارے استغفار کی قبولیت ہو۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص استغفار کرتا رہے، وہ ان لوگوں میں شمار نہیں جو گناہوں پر اصرار کرنے والے ہیں، اگرچہ ایک دن میں ستر مرتبہ گناہ کرے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

## عفو اللہ اکبر من ذنوبکم۔

اللہ تعالیٰ کی بخشش تمہارے گناہوں سے بڑی ہے۔

(رواہ العسکری و ابو نعیم والدیلی عن عائشہ: 1739)

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں پر کس قدر مہربان اور رحم فرمانے والا ہے اس کا اندازہ حدیث مبارکہ میں مذکور درج ذیل واقعہ سے ہوتا ہے۔

"عن عمران بن حصین أن امرأة من جهينة أتت نبي الله صلى الله عليه وسلم وهي حبلى من الزنى فقالت يا نبي الله أصبت حدا فأقمه علي فدعا نبي الله صلى الله عليه وسلم وليها فقال أحسن إليها فإذا وضعت فأتني بها ففعل فأمر بها نبي الله صلى الله عليه وسلم فشكت عليها ثيابها ثم أمر بها

فرجت ثم صلى عليها فقال له عمر تصلي عليها يا نبي الله وقد زنت فقال لقد تابت توبة لو قسمت بين سبعين من أهل المدينة لو سعتهم وهل وجدت توبة أفضل من أن جادت بنفسها لله تعالى وحدثناه أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا عفان بن مسلم حدثنا أبان العطار حدثنا يحيى بن أبي كثير بهذا الإسناد مثله

حضرت عمران بن حسين رضي الله عنهما روایت کرتے ہیں:

"جہینہ قبیلے کی ایک عورت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی، اس حال میں کہ وہ زنا کے سبب حاملہ تھی۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں حد کے جرم کا ارتکاب کر چکی ہوں پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر (حد) قائم کریں تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ولی کو بلایا اور اس سے فرمایا کہ اسے اچھی طرح رکھنا۔ جب بچہ پیدا ہو جائے تو اسے میرے پاس لے آنا۔ پس اس نے ایسا ہی کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا کہ اسے سنگسار کر دیا جائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کا جنازہ پڑھایا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا جنازہ پڑھاتے ہیں حالانکہ اس نے زنا کیا اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک! اس نے ایسی توبہ کی ہے، اگر مدینہ کے ستر

آدمیوں کے درمیان تقسیم کی جائے تو انہیں کافی ہو جائے اور کیا تم نے اس سے افضل توبہ پائی ہے؟ کہ اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے پیش کر دیا۔ ” (مسلم، الصحيح، کتاب الحدود، باب: من اعترف علی نفسه بالزنا، ۳: ۱۳۲۴، رقم: ۱۶۹۶)

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک مرتبہ ایک بدو کو جلدی جلدی توبہ و استغفار کے الفاظ زبان سے ادا کرتے سنا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ توبۃ الکذابین ہے۔ اس نے پوچھا، تو پھر صحیح توبہ کیا ہے؟ فرمایا، اُس کے ساتھ چھ چیزیں ہونی چاہئیں (۱) جو کچھ ہو چکا ہے اس پر شرمسار ہو۔ (۲) اپنے جن فرائض سے غفلت برتی ہو اُس کو ادا کرو۔ (۳) جس کا حق غصب کیا ہو اُس کو واپس کرو۔ (۴) جس کسی کو تکلیف پہنچائی ہو اُس سے معافی مانگو۔ (۵) آئندہ کے لیے عزم کر لے کہ اس گناہ کا اعادہ نہ کرے گا۔ (۶) اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت میں گھلا دے جس طرح تُو نے اب تک اسے معصیت کا خوگر (عادی) بنائے رکھا ہے اور اُس کو طاعت کی تلخی کا مزا چکھا جس طرح اب تک تُو اُسے معصیتوں (گناہوں) کی حلاوت کا مزا چکھاتا رہا ہے۔ (کشاف)

شائد اسی انداز توبہ کو مد نظر رکھتے ہوئے بلھے شاہ کہہ اٹھے۔

نت پڑھنا ایں استغفار

کیسی توبہ ہے ایہہ یار

سانویں دے کے لویں سوائی

وادھیاں دی توں بازی لائی

مسلمانی ایہہ کتھوں آئی





اس توبہ تمھیں توبہ کر سیں

ایہہ توبہ کس کار

نت پڑھنا ایں استغفار

کیسی توبہ ہے ایہہ یار

بلھا شوہ دی سنو حکایت

ہادی پھڑیاں ہوئی ہدایت

میرا سائیں شاہ عنایت

اوہو لنگھا دے پار

نت پڑھنا ایں استغفار

کیسی توبہ ہے ایہہ یار

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا فرماتی ہیں کہ ” ہمارا استغفار ایک اور استغفار کا محتاج ہے، یعنی گناہوں سے سچے دل سے استغفار نہیں کرتے۔“

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی ہے کہ: استغفار سے قبل ندامت ضروری ہے، ورنہ یہ استغفار جو ندامت کے بغیر ہو، وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ استہزاء کے مترادف ہے۔ (روح کی بیماریوں کا علاج)

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

ہرچہ بر تو آید از ظلماتِ غم

غم چوں بنی زود استغفار کن

آن زیبائی و گستاخی است ہم

غم بامر خالق آید کار کن

اے انسان! جو کچھ تجھ پر غم و مصائب اور ظلماتِ غم آتے ہیں وہ سب تیری بیباکی اور نافرمانی اور گستاخی کے سبب آتے ہیں، پس جب تو غم اور مصائب دیکھے تو جلد استغفار کر، کیونکہ یہ غم خدا کے حکم سے آتا ہے، ارشاد ربانی ہے: اولایرون انہم یفتنون، یعنی اور کیا ان کو دکھائی نہیں دیتا کہ یہ لوگ ہر سال میں ایک یا دو بار کسی نہ کسی آفت میں پھنستے رہتے ہیں پھر بھی وہ باز نہیں آتے اور نہ وہ کچھ سمجھتے ہیں۔“

در جوانی توبہ کردن شیوہ پینمبری

وقت پیری گرگ ظالم میشود پرہیز گار

عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " مَا مِنْ

شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ شَابٍ تَائِبٍ " ( التوبة لابن عساکر )

اللہ عزوجل کو جوانی میں توبہ کرنے والے سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے لیکن گناہ سے بچنا واجب تر ہے۔ جوان آدمی کا گناہ کرنا بھی اگرچہ بُرا ہے لیکن بوڑھے آدمی کا گناہ کرنا تو بہت ہی برا ہے۔ بد بخت ہے وہ شخص جو خود تو مر جائے لیکن اس کا گناہ نہ مرے۔ (یعنی کوئی بری بات، برا کام جاری کر جائے)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ بوڑھے آدمی کا توبہ کرنا عمدہ کام ہے لیکن جوان آدمی توبہ کرے تو یہ بہت ہی عمدہ کام ہے۔

”یہ بہتر ہے کہ تم جوانی میں توبہ کر لو اور خود کو گناہوں سے روک لو۔ بجائے اس کے، کہ تم بڑھاپے میں توبہ کرو جس وقت تم توبہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔“

(حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

جناب علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جوانی میں اطاعت الہی کے متعلق لکھتے ہیں۔ ”جس نے اللہ کو اس وقت یاد رکھا جب وہ جوان اور توانا تھا، اللہ اس کا اس وقت خیال رکھے گا جب وہ بوڑھا اور کمزور ہو جائے گا۔ اور اسے بڑھاپے میں بھی اچھی قوت سماعت، بصارت، طاقت اور ذہانت عطا فرمائے گا۔ ایک اسلامی عالم سے

جنہوں نے سو سال سے زیادہ عمر پائی تھی اور ذہنی اور جسمانی لحاظ سے تندرست اور توانا تھے، ان کی صحت کا راز پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا۔ "میں نے اپنی جسمانی صلاحیتیں اس وقت گناہ سے باز رکھیں جب میں جوان تھا اور آج جب میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو انہیں اللہ نے میرے لئے بچا کر رکھا ہے۔"

دوسری طرف دیکھیں تو ہمارا رویہ ایسا ہے کہ ابھی نہیں تو کبھی نہیں۔

وہ کون ہیں جنہیں توبہ کی مل گئی فرصت

ہمیں گناہ بھی کرنے کو زندگی کم ہے

(آنند نرائن ملا)



ہم اپنی نوجوانی کا وقت لےو ولعب میں گزارنے کو اپنی بہت بڑی بہادری گردانتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت انسان کی قوت ارادی کی مضبوطی درجہ عروج پر پائی جاتی ہے جس کے سبب وہ اپنی بری عادات اور اعمال قبیحہ پر قابو پاسکتا ہے۔ لیکن وقتِ جوانی کی فلاسفی بھی عجیب ہے۔

Eat, drink, and be merry, for tomorrow we die.

لیکن مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیں زندگی کی کسی اور ہی حقیقت کی طرف بلا رہے ہیں۔

خاربن در قوت و برخاستن

خارکن در سستی و در کاستن

مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیں بتا رہے ہیں۔ نصیحت کر رہے ہیں کہ ”تمہارے وجود میں بُری عادات اور ناپسندیدہ اخلاق اُس خاردار جھاڑی کی مانند نشوونما پاتے رہتے ہیں، اُن کی جڑیں گہری ہوتی چلی جاتی ہیں، اُن کا تنا موٹے سے موٹا، اُن کے کانٹے تیز تر اور زیادہ سے زیادہ خطرناک ہوتے چلے جاتے ہیں لیکن تم خودوں بدن بوڑھے ہوتے جاتے ہو، تمہاری قوت، تمہاری وہ مقدس قوتیں کمزور پڑتی چلی جاتی ہیں۔ (جو ناپسندیدہ اخلاق و عادات کو جڑ سے اکھاڑ سکتی ہیں۔)“

## ہمارے اسلاف اکرام کا برے خاتمہ سے ڈرنا

حافظ ابن رجب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اسلاف پر برے خاتمہ (ایمان پر خاتمہ نہ ہونا) کا خوف طاری رہتا تھا۔ ان میں ایسے بھی تھے جو اپنے اعمال پر قلق (رنج اور دکھ) محسوس کرتے تھے اور کہا جاتا ہے کہ نیکوکاروں کے دل خاتمہ کے بارے میں ہر وقت فکر مند رہتے ہیں کہ ہم نے آگے کما کر کیا بھیجا ہے؟

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے بعض سلف صالحین سے پوچھا کہ کیا آپ کو اس بات نے کبھی رُلیا ہے کہ اللہ جل جلالہ کا آپ کے متعلق فیصلہ کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے جو مہلت دی ہے، میں اس پر کبھی مطمئن نہیں رہتا۔

حضرت سفیان رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنے اعمال اور خاتمہ کی وجہ سے رنج اور آزر دگی محسوس کیا کرتے تھے اور رو رو کر کہتے تھے کہ ”کاش! میں اُمّ الکتاب میں بد بخت نہ لکھا جاؤں، میں ڈرتا ہوں کہ موت کے وقت میرا ایمان کہیں مجھ سے چھین نہ لیا جائے۔“

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ رات کو بہت طویل قیام کرتے اور اپنی داڑھی پکڑ کر کہتے کہ ”اے اللہ! تو جانتا ہے کہ جنت میں کون ہے اور جہنم میں کون ہے، اے اللہ! میری جگہ تو نے کہاں بنائی ہے: جنت میں یا جہنم میں!“

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے وقت اجل کے فرمانے لگے کہ ”مجھے اٹھا کر بٹھا دو چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بٹھا دیا گیا تو آپ اللہ رب العزت کا ذکر اور تسبیح و تقدیس کرنے لگے اور اپنے آپ کو مخاطب کر کے فرمانے لگے کہ اے معاویہ! تو اپنے آپ کو گرتا دیکھ کر اب اپنے رب کا ذکر کرنے لگا۔ جب جوانی کی

ٹہنیاں تروتازہ تھیں، اس وقت تو نے کیوں نہ سوچا اور پھر رونے لگے حتیٰ کہ رونے کی آواز بلند ہونے لگی اور پھر فرمانے لگے: ”ہو الموت لا مُنجی من الموت والذي أحاذر منه الموت أدھی وأفزع“ موت سے کسی کو نجات نہیں جس موت سے میں ڈرتا ہوں وہ نہایت سخت اور ہولناک ہے۔“

پھر فرمانے لگے: اے اللہ! اس سیاہ کار اور سخت دل بوڑھے پر رحم و کرم فرما، اے اللہ! زادِ راہ تھوڑا ہے میری خطاؤں کو معاف فرما اور اسے بخش دے جس کا تیرے سوا کوئی سہارا نہیں۔“

## توبہ کرنے میں کوتاہی اور غفلت کرنا

ہر انسان پر ہر لمحہ اپنے گناہوں سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ شیطان لعین کے ہتھیاروں میں سے ایک بہت بڑا ہتھیار جس کے ساتھ وہ لوگوں پر حملہ آور ہوتا ہے اور انہیں بہکاتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ انسان کے دل میں اس خیال کو گھسیڑتا ہے کہ کوئی بات نہیں، ابھی گناہ کر لو پھر توبہ کر لینا، ابھی بڑی لمبی عمر پڑی ہے۔ یوں وہ نافرمان اور گستاخ انسان کے دل میں توبہ سے غفلت ڈال دیتا ہے اور انہیں اس فکر میں مبتلا کر دیتا ہے کہ اگر تو نے اب توبہ کر لی اور پھر کوئی گناہ کا ارتکاب تجھ سے ہو گیا تو تمہاری توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور تو جہنم کا حقدار بن جائے گا۔ دل میں مزید یہ وسوسہ پیدا کرے گا کہ جب تمہاری عمر پچاس یا ساٹھ سال ہو جائے گی تو پھر توبہ کر کے مسجد میں بیٹھ جانا اور کثرت کے ساتھ عبادت الہی کرنا۔ ابھی تو تمہاری جوانی کی عمر ہے اور ہنسنے کھیلنے کے دن ہیں اس عمر میں دنیا کی رنگینیوں اور بہاروں سے لطف ہوا جاتا ہے۔ اپنے نفس کو خوب من مانی کرنے دے اور عبادت و ریاضت کر کے ابھی سے اس پر سختی نہ کر۔ اسی لئے سلف صالحین میں سے کسی نے فرمایا ہے کہ

”میں تمہیں شیطان کے بہت بڑے لشکر سے ڈراتا ہوں۔ عقلمند مومن وہ ہے جو ہر وقت اپنے گناہوں سے اللہ کے سامنے توبہ کرتا ہے اور برے خاتمہ سے ڈرتا رہتا ہے اور اللہ سے اس کی محبت کا سوال کرتا ہے اور ظالم شخص تو وہ ہے جو توبہ کو موخر کرتا



رہتا ہے۔ اس کی مثال اس قافلہ سی ہے جس نے دورانِ سفر ایک وادی میں قیام کیا اور اس میں سے ایک سمجھدار آدمی بازار گیا اور جا کر ضروریاتِ سفر خرید لایا اور قافلے کے چلنے کا انتظار کرنے لگا۔ جبکہ اپنے آپ کو بڑا چالاک سمجھنے والا آرام سے بیٹھا رہتا ہے کہ کوئی بات نہیں، ابھی تیاری کر لوں گا۔ یہاں تک کہ میر کارواں چلنے کا حکم دے دیتا ہے اور اس کے پاس زادِ راہ بھی نہیں ہوتا۔ یہ دنیا میں لوگوں کے لئے مثال ہے... سچے مومن کو جب موت آتی ہے تو وہ پشیمان نہیں ہوتا جبکہ نافرمان (توبہ میں تاخیر کرنے والا) کہتا ہے کہ اے میرے رب! مجھے اب دنیا میں بھیج دے، میں جا کر نیک اعمال کروں گا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لمبی اُمیدوں اور خواہشاتِ نفس کی پیروی سے انتہائی خوف کھاتے تھے اور فرماتے کہ لمبی امیدیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں اور خواہشاتِ نفس کی پیروی حق کی اتباع سے روک دیتی ہے۔ نیز یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ ”خبردار دنیا پیچھے کی جانب پھرنے والی ہے اور آخرت جلدی سے آنے والی ہے اور دونوں میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں۔ تمہیں چاہئے کہ تم آخرت کے بیٹے بنو، دنیا کے بیٹے نہ بنو۔“

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ وصیت ہے کہ ”شام پالو تو صبح کی امید نہ رکھو اور صبح پالو تو شام پر آس نہ لگاؤ، صحت میں بیماری کا بندوبست کرلو اور زندگی میں موت کا“

## برے خاتمہ کے اسباب و وجوہات

اللہ رب العزت ہر مسلمان کو برے انجام اور خاتمے سے محفوظ رکھے۔ ہمیں اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ برا انجام ایسے شخص کے لئے نہیں ہے جو اپنے ظاہر کو درست کرتا اور اپنے باطن کی اصلاح کرتا ہے۔ برائی کے ساتھ اس کا ذکر سنا گیا اور نہ جانا گیا ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ برا انجام تو ایسے شخص کے لئے ہے جس کے دل و دماغ میں فتور اور خرابی ہے اور وہ کبائر (گناہان کبیرہ) پر اصرار کرنے والا اور اللہ جل شانہ کی حدود کو پامال کرنے والا ہے۔ بعض اوقات اس پر اس چیز کا غلبہ اس قدر قوی ہو جاتا ہے کہ اسے توبہ کی توفیق ہی نہیں ہوتی ہے اور اس سے پہلے ہی موت آ جاتی ہے۔ شیطان اسے رنج اور دکھ کی گھڑی میں گمراہ کر دیتا ہے اور خوف و دہشت کے وقت اسے اچک لیتا ہے جس کے نتیجے میں یا وہ درست راستہ پر آ جاتا ہے اور استقامت اختیار کرتا ہے یا پھر اپنی حالت بدل کر کسی ایسے طریقے اور راستے پر گامزن ہو جاتا ہے جو اس کے برے خاتمہ اور عاقبت کی بربادی کا سبب بن جاتا ہے۔

## برے خاتمہ کے دو درجات ہیں

پہلا درجہ یہ کہ فوت ہوتے وقت انسانی دل پر شکوک و شبہات اور انکار کا غلبہ ہو اور یہ معاملہ انتہائی خطرناک ہے جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کا حقدار بنانے کا سبب سکتا ہے۔

اور دوسرا درجہ یہ کہ انساں اعلیٰ اقدار کو پامال کرے یا احکام الہی پر اعتراض کرے یا اپنے لواحقین کے لئے کی جانے والی وصیت میں ظلم و زیادتی کرے یا صغیرہ و کبیرہ گناہوں پر اصرار کرتے کرتے فوت ہو جائے۔

## صلوۃ توبہ

بندہ مومن کی توبہ شان ہونی چاہئے کہ وہ اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہے اور صلوۃ توبہ کی ادائیگی پر استقامت پکڑے۔ با وضو ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ جل جلالہ کے حضور گریہ زاری کرے اور توبہ کرے اور اپنے گناہوں پر پشیمانی و ندامت کا اظہار کرے اور آئندہ گناہ سے کنارہ کش رہنے کی ہر ممکن سعی کرنے کا اللہ جل شانہ سے عہد کرے، تو اللہ جو تواب الرحیم ہے عفو و درگزر سے کام لینے والا غفور الرحیم اور خیر الغافرین ہے۔ اس کی توبہ ضرور قبول کرے گا۔ انشاء اللہ العزیز

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ صحیح سند کے ساتھ سیدنا حضرت علی حیدر کرار کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی بھی حدیث مبارکہ سنتا، تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے جتنا چاہتا فائدہ پہنچاتا، اور جب میں کسی شخص کے واسطے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی حدیث مبارکہ سنتا، تو میں اس سے قسم لیتا، اگر وہ قسم کھا لیتا، تو میں اس کی تصدیق کرتا۔ ایک دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی، اور وہ اپنے اس بیان میں یقیناً سچے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص گناہ کرتا ہے، پھر اچھی طرح وضو کر کے



دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ عزوجل سے مغفرت طلب کرتا ہے، تو اللہ کریم اسے بخش دیتا ہے۔ اس حدیث کی تائید حضرت امام مسلم رضی اللہ تعالیٰ کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے، جسے انہوں نے اپنی صحیح مسلم شریف میں سیدنا امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی ہے

کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“ کہتا ہے اور یہ دعا مانگتا ہے

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ.

(ترمذی، الجامع الصحیح، ابواب الطہارۃ، باب ما یقال قیال بعد الوضوء، 1 : 99، رقم : 55)

”اے اللہ! مجھے خوب توبہ کرنے والوں اور خوب پاک ہونے والوں میں سے بنا دے۔“

تو جنت کے آٹھوں دروازے اس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں، وہ جس سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

## توبہ واستغفار اور رزق کا تعلق

اللہ جل شانہ سے بغاوت کرنے کا نتیجہ جاننے کے لئے کسی بھی انسان کے لئے سقراط و بقرات ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ اپنے گرد و نواح میں اک نظر دوڑانا ہی کافی ہے۔ کہیں خشک سالی نے ڈیرے جمار کھے ہیں تو دوسری جگہ سیلاب کی حشر سامانیوں سے تہلکہ مچا رکھا ہے۔ بظاہر انسان نے چاند ستاروں پر کمند ڈال رکھی ہے۔ لیکن اس کا اپنا گھر یعنی زمین زیر عتاب ہے۔ گویا اللہ رب العزت سے بغاوت کرنے سے صرف انسان کی اخروی زندگی ہی تباہ و برباد نہیں ہوتی بلکہ اس دنیا کی حیات مستعار بھی مصائب و الم کا دیباچہ بن کر رہ جاتی ہے۔ اس سے نجات کا واحد ذریعہ اور طریقہ وہی ہے جس کا اعلان خود خدائے بزرگ و برتر نے اپنی الہامی کتاب قرآن حکیم میں فرمادیا۔ جب بھی کوئی قوم یا گروہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی و ناشکری کرنے کی بجائے ایمان و تقویٰ اور احکام الہی کی اطاعت کا طریقہ اختیار کرے تو یہ امر اس کے لئے نہ صرف آخرت میں نفع بخش اور باعث آسودگی ہوگا بلکہ دنیا میں بھی انعام و اکرام کی بارش ہونے لگتی ہے۔

سورہ طہ میں ارشاد ربانی ہے: **وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً**

**ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْمَى** ❁

”اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہو گی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے“ (سورہ طہ، آیت: 124)

ایک مرتبہ قحط کے موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارش کی دعا کرنے کے لیے نکلے اور صرف استغفار پر اکتفا فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! آپ نے بارش کے لیے تو دعا کی ہی نہیں۔ اس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا: میں نے آسمان کے ان دروازوں کو کھٹکھا دیا ہے جہاں سے بارش نازل ہوتی ہے، اور پھر سورہ نوح کی یہ آیات بینات لوگوں کو پڑھ کر سنائیں۔ (ابن جریر۔ ابن کثیر)

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾ يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ﴿١١﴾ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ﴿١٢﴾ (سورہ نوح 10-12)

ترجمہ: ”اور میں نے کہا: اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا، تمہیں مال اور اولاد سے نوازے گا، تمہاریے لیے باغ پیدا کرے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔“

جناب ربیع بن صبیح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں ایک شخص نے خشک سالی کی شکایت کی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو۔" ایک دوسرے شخص نے اپنی تنگدستی (غربت) کا ذکر کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے بھی یہی فرمایا "استغفار کرو: اسی مجلس ایک تیسرے فرد نے کہا۔ میں بے اولاد ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے بھی استغفار کرنے کا کہا۔ ایک اور شخص نے اپنی زمین کی پیداوار کی کمی کی شکایت کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس شخص کو بھی یہی فرمایا "استغفار کرو۔" اس بات پر مجلس میں موجود لوگوں نے کہا: یہ کیا معاملہ ہے کہ حضرت آپ سب کو مختلف شکایتوں کا ایک ہی علاج بتا رہے ہیں؟ لوگوں کے اس استفسار کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سورہ نوح کی مذکورہ بالا آیات تلاوت کیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، مَا رَزَقْتُ وَلَدًا قَطُّ وَلَا وَلِدًا لِي ، قَالَ : " فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ كَثْرَةِ الْإِسْتِغْفَارِ ، وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ تُرْزَقُ بِهَا ، قَالَ : فَكَانَ الرَّجُلُ يُكْثِرُ الصَّدَقَةَ وَيُكْثِرُ الْإِسْتِغْفَارَ ، قَالَ جَابِرٌ : فَوُلِدَ لَهُ تِسْعَةُ



ذُکُورِ". (مسند ابی حنیفہ روایۃ الحسکفی: کِتَابُ الطَّبِّ وَفَضْلِ الْمَرَضِ وَالرُّقَى  
وَالدَّعَوَاتِ، رقم الحدیث: ۴۴۰)

حضرت جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہنے لگا، یا رسول اللہ  
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میرے ہاں ابھی تک کوئی اولاد نہیں ہوئی، سرکارِ دو عالم  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم کثرتِ استغفار اور صدقہ سے کہاں  
غفلت میں رہے؟ اس کی برکت سے تمہیں اولاد نصیب ہوگی۔ اس آدمی نے کثرت  
سے صدقہ دینا اور استغفار کرنا شروع کر دیا۔ حضرت جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتے  
ہیں کہ اس کی برکت سے اس کے ہاں نو (۹) "لڑکے" پیدا ہوئے۔

حضرت لقمان سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹے کو کہ تم اپنی زبان کو "اَللّٰهُمَّ

اغفر لی" خوگر (عادی) بنا لو کیونکہ اللہ جل شانہ کی کچھ ساعتیں (گھڑیاں) ایسی بھی  
ہیں۔ کہ ان میں وہ کسی بھی سائل کے سوال کو رد نہیں فرماتا۔ (چاہے دل سے مانگتا ہو یا  
زبان سے)

## فحش کلامی اور بدزبانی کا علاج

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی بدزبانی اور فحش کلامی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تم استغفار کیوں نہیں کرتے۔ میں تو دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔"

# وہ بد بخت جن کی توبہ قبول نہیں ہوتی

إِنَّهُ لَا يَأْتِيَنَّكَ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ﴿٨٧﴾ (یوسف: 87)

بیشک اللہ کی رحمت سے ناامید کافر لوگ ہی ہوا کرتے ہیں۔

خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَعَلَى سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ  
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٨٨﴾

”اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا رکھی ہے، اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے، اور انکے لئے بڑا عذاب (تیار) ہے“۔ (البقرہ ۲: ۷۷)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ اِزْدَادُوا كُفْرًا لَنْ تُقْبَلَ  
تَوْبَتُهُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ ﴿٩٠﴾

”جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے گئے ایسوں کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہوگی اور یہ لوگ گمراہ ہیں“۔ (آل عمران: ۹۰)

(فلما راوا بأسنا قالوا امنا بالله وحده) (دو آیتوں تک) مطلب یہ ہے کہ ہمارے عذابوں کو دیکھ لینے کے بعد ایمان کا اقرار کرنا کوئی نفع نہیں دیتا اور جگہ ہے آیت (یوم یاتی بعض ایات ربک) الخ، مطلب یہ ہے کہ جب مخلوق سورج کو مغرب کی طرف سے چڑھتے ہوئے دیکھ لے گی اس وقت جو ایمان لائے یا نیک عمل کرے اسے نہ اس کا عمل نفع دے گا نہ اس کا ایمان۔ پھر فرماتا ہے کہ کفر و شرک پر مرنے والے کو بھی ندامت و توبہ کوئی فائدہ نہ دے گی نہ ہی اس فدیہ اور بدلہ قبول کیا جائے گا چاہے زمین بھر کر سونا دینا چاہئے۔

بعض روایات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی بات یوں نقل کی گئی ہے:

**ان الله تبارک و تعالیٰ لا یقبل توبۃ عبد کفر بعد اسلامہ.**

(مسند احمد: رقم ۱۹۱۶۷)

”اللہ تبارک و تعالیٰ کسی ایسے شخص کی توبہ قبول نہیں کرتا جو اسلام لانے کے بعد پھر سے اپنے آپ کو کفر کے حوالے کر دے۔“

قرآنی تعلیمات سے قرآن مجید یہی معلوم پڑتا ہے کہ ایسے جرم کی توبہ کا واحد راستہ یہ ہے کہ اس میں پڑنے والا نہ صرف یہ کہ اپنے کفر کی توبہ کرے اور اپنے عمل میں درستی لائے، اور انتہائی صمیم قلب یعنی سچے دل سے اپنے ایمان کی تجدید کرے



- چنانچہ اسی اصول پر جب یہود فرعون سے آزادی حاصل کرنے کے بعد شرک اور پچھڑے کی پوجا میں ملوث ہوئے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا:

إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِهَا وَأَمَّنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ. (الاعراف ٤ : ١٥٢-١٥٣)

”بے شک، جن لوگوں نے پچھڑے کو معبود بنایا، ان کو ان کے رب کی طرف سے غضب لاحق ہو گا اور اس دنیا کی زندگی میں ذلت لاحق ہو گی۔ اور ہم بہتان طرازی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ اور جنھوں نے برے کام کیے، پھر اس کے بعد انھوں نے توبہ کر لی اور ایمان لائے، تو اس کے بعد تیرا رب بخشنے والا (اور) مہربان ہے۔“

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ۝

بے شک جنہوں نے ایذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ کا عذاب

إِنَّ الْمُنْفِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ  
نَصِيرًا ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا  
دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ  
أَجْرًا عَظِيمًا ۝

بیشک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں اور توہر گزان کا کوئی مددگار  
نہ پائے گا مگر وہ جنہوں نے توبہ کی اور سنورے اور اللہ کی رسی مضبوط تھامی اور اپنا دین  
خالص اللہ کے لئے کر لیا تو یہ مسلمانوں کے ساتھ ہیں اور عنقریب اللہ مسلمانوں کو بڑا  
ثواب دے گا،

مسند احمد میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ  
اپنے بندے کی توبہ قبول کرتا ہے اور اسے بخش دیتا ہے جب تک پردہ نہ پڑ  
جائے پوچھا گیا پردہ پڑنے سے کیا مطلب ہے؟ فرمایا شرک کی حالت میں جان  
نکل جانا۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے سخت درد ناک المناک ہمیشہ رہنے  
والے عذاب تیار کر رکھے ہیں۔

ابن مردویہ میں مروی ہے کہ جب تک جان نکلتے ہوئے گلے سے نکلنے والی آواز شروع نہ ہو تب تک توبہ قبول ہے

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ۚ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْإِيمَانَ ۖ وَلَا الَّذِينَ يَمْوَتُونَ وَهُمْ كَافِرًا ۖ وَلَئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٨﴾ (النساء: ١٨)

”اور وہ توبہ ان کی نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آئے تو کہے اب میں نے توبہ کی اور نہ ان کی جو کافر مریں ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار رکھا ہے“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ”وہ شخص جو اپنے گناہوں پر جملے رہنے کے ساتھ ساتھ استغفار کرتا ہے وہ اپنے رب کا مذاق اڑا رہا ہے۔ (شعب الایمان)

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جو بھی قصداً یا غلطی سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے وہ جاہل ہے جب تک کہ اس سے باز نہ آجائے۔

# توبہ کا مفہوم بزرگان دین کی نظر میں

سیدنا حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

توبہ کے مفہوم کی وضاحت فرماتے ہوئے سیدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

”اتباعِ نفس سے اجتناب کرتے ہوئے اس میں یکسوئی اختیار کر لو پھر اپنا آپ، حتیٰ کہ سب کچھ اللہ کے سپرد کر دو اور اپنے قلب کے دروازے پر اس طرح پہرہ دو کہ اس میں احکاماتِ الہیہ کے علاوہ اور کوئی چیز داخل ہی نہ ہو سکے اور ہر اس چیز کو اپنے قلب میں جاگزیں کر لو جس کا تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے اور ہر اس شے کا داخلہ بند کر دو جس سے تمہیں روکا گیا ہے اور جن خواہشات کو تم نے اپنے قلب سے نکال پھینکا ہے ان کو دوبارہ کبھی داخل نہ ہونے دو۔“ (عبد القادر جیلانی، فتوح الغیب: ۱۵)

حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:۔ ”توبہ کا مطلب ہے قابلِ مذمت افعال (ایسے کام جو برے گردانے جاتے ہوں) کو قابلِ ستائش افعال سے تبدیل کرنا اور یہ مقصد خلوت اور خاموشی اختیار کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔“ (امام غزالی، احیاء العلوم الدین، ۴: ۴)



# اقسام توبہ

توبہ کی دو اقسام ہیں :-

۱۔ ظاہری توبہ ۲۔ باطنی توبہ

ظاہری توبہ

حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک توبہ کی چھ

اقسام ہیں :- ۱۔ دل کی توبہ ۲۔ زبان کی توبہ ۳۔ کان کی توبہ ۴۔ ہاتھ کی توبہ ۵۔ پاؤں کی توبہ اور ۶۔ نفس کی توبہ

گویا ظاہری توبہ یہ ہوئی کہ انسان قولاً وفعلاً اپنے سبھی اعضائے ظاہری ( جن میں آنکھ، ناک، کان، ہاتھ اور پاؤں وغیرہ شامل ہیں ) کو گناہوں اور برائیوں سے ہٹا کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں لگا دے اور خود کو نیک افعال کی طرف راغب کرتا رہے۔ اور شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالف قول و افعال سے توبہ تائب ہو کر شرعی احکامات کے مطابق عمل پیرا ہو۔ اور زندگی بسر کرے

دوسری جانب باطنی توبہ سے یہ مراد ہے کہ انسان اپنے دل کو گناہوں کی غلاظتوں اور آلائشوں سے پاک صاف کر کے شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موافق صالح اعمال پر استقامت و قرار پکڑے۔ جب انسان کا ظاہر اللہ رب العزت کے احکامات کے موافق ہو جائے اور قلب و باطن بھی اللہ جل شانہ کی اطاعت و فرمانبرداری کے سانچے ڈھل جائے اور برائی نیکی سے بدل جائے تو انشاء اللہ العزیز توبہ کامل کی توفیق نصیب ہوگی۔

## گناہ کے بعد توبہ کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنے کسی گناہ کا واویلا کرتا ہوا حاضر ہوا۔ وہ کہہ رہا تھا: ہاے میرا گناہ، ہاے میرا گناہ! دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہ کلمات کہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: اس طرح سے کہو: ”اے اللہ! تیری بخشش میرے گناہوں سے زیادہ کشادہ ہے اور تیری رحمت سے مجھے اپنے عمل کے مقابلے میں زیادہ امید ہے۔“ اس نے ایک مرتبہ یہ کلمات کہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوبارہ کہو۔ اس نے دوبارہ کہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر کہو تو اس نے تیسری بار بھی یہ کلمات کہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے معاف کر دیا ہے۔ (مستدرک حاکم)

اس سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ بندہ صدقِ دل سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔ ایک مومن گناہ کر کے اس پر قائم نہیں رہتا بلکہ فوراً توبہ کرتا ہے۔ توبہ کرنا مومن کی صفت ہے۔ اس لیے گناہ کے بعد مومن کو پریشانی لاحق ہونی چاہیے۔ وہ ذات جس کی نعمتوں میں انساں گھرا ہوا ہے، اس کی نافرمانی کوئی معمولی جرم نہیں ہے بلکہ ایمان کو ضعف پہنچانے والی بیماری

ہے۔ بیماری کو آغاز میں روکنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اگر غفلت برتی جائے اور بیماری کا علاج نہ کیا گیا تو بڑھتے بڑھتے وہ کینسر کی شکل بھی اختیار کر سکتی ہے اور پھر لاعلاج ہو کر موت سے ہم کنار کرنے کا باعث بن جاتی ہے۔ یہی حال گناہ کا بھی ہے۔ گناہ کا بھی تدارک نہ کیا جائے تو وہ بڑھتے بڑھتے آدمی کے لیے روحانی موت کا باعث بن جاتا ہے۔ دل پر مہر لگ جاتی ہے۔ آنکھ، کان پر پردے پڑ جاتے ہیں، دماغ صحیح و غلط میں تمیز کرنے سے عاجز آ جاتا ہے۔ اس وقت کے آنے سے پہلے گناہ کے وبال سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنا چاہیے۔ اپنے کیے پر نادم ہونا اور آئندہ کے لیے گناہ کے ارتکاب سے دامن کو بچانا اور گزشتہ گناہوں سے مسلسل استغفار کرتے رہنا گناہ کے اثر کو مٹا دیتا ہے۔

گناہ و معصیت کے زہر کا تریاق تو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرنا ہی ہے۔

وَلَا تَأْيِسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِنَّهُ لَا يَأْيِسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ  
الْكَافِرُونَ \*

اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، اس کی رحمت سے توبہ کا فرہی مایوس ہوا کرتے ہیں "

ایک عارف باللہ فرماتے ہیں: ابلیس لعین پانچ افعال کی وجہ سے بدبخت اور ملعون ہوا ہے: اس نے اپنے گناہ کا اقرار نہ کیا اور نہ اس پر شرمندہ نہ ہوا، اپنی ملامت نہیں کی، توبہ کا ارادہ نہ کیا، اور رحمتِ رب ذوالجلال سے مایوس ہو گیا؛ لیکن سیدنا حضرت آدم علیہ السلام پانچ چیزوں کی وجہ سے کامیاب ہو گئے: اپنی خطا کا اقرار کیا، شرمندہ ہوئے، اپنی ملامت کی، توبہ کرنے میں جلدی کی اور رحمت خدا سے ناامید نہیں ہوئے۔ تلخیص از مواعظ عددیہ

قرآن مجید کی رو سے توبہ میں تاخیر کرنا چاہے کوئی بھی وجہ ہو، انتہائی شدید ظلم ہے، اور یہ ظلم دوسرے گناہوں سے الگ خود ایک بہت بڑا گناہ ہے۔



وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١١﴾ (الحجرات: ١١)

”اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں“

قوم يعملون بالمعاصي و يقولون نرجو فلا يزالون كذلك حتى ياتيهم الموت فقال: هؤلاء قوم يترجون في الاماني كذبوا ليسوا براجين ان من رجائيا طلبه ومن خاف من شيء هرب منه”۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان لوگوں کے متعلق سوال کیا گیا جو گناہوں میں مگن رہتے ہیں اور گناہوں سے آلودگی کی حالت میں کہتے ہیں: ”ہم اللہ کی رحمت و مغفرت اور اس کی بخشش کے امیدوار ہیں“۔ یہاں تک کہ ان کی موت کا وقت آجاتا ہے، حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”یہ لوگ غلط امید کے شکار ہیں، کیونکہ جو شخص کسی چیز کی امید رکھتا ہے تو اس کو حاصل کرنے کے لئے ضروری قدم بھی اٹھاتا ہے اور اگر کسی چیز سے ڈرتا ہے تو وہ اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔“

”خود کو عذاب الہی سے محفوظ سمجھنا بھی گناہ کبیرہ ہے۔“

(حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ  
السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهِ ذَٰلِكَ فَضْلُ  
اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَّشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿۲۱﴾ (الحديد: ۲۱)

”دوڑو اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اپنے رب کی مغفرت اور اُس کی  
جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین جیسی ہے، جو مہیا کی گئی ہے اُن لوگوں کے لیے جو  
اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے ہوں یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے،  
اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔“

وَ سَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ  
الْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۱۳۳﴾ (آل عمران: ۱۳۳)

”اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑائی میں سب آسمان و  
زمین پر ہیزگاروں کے لئے تیار کر رکھی ہے۔“

راغب اصفہانی اپنی کتاب ”مفردات“ میں لکھتے ہیں: قیامت کی فلاح و کامیابی  
یہ ہے جہاں انسان کے لئے ایسی زندگی ہوگی جہاں موت نہ ہوگی، ایسی عزت ہوگی کہ  
جہاں ذلت نہ ہوگی، ایسا علم ہوگا کہ جہاں جہالت کا نام و نشان تک نہ ہوگا، وہاں انساں  
ایسا غنی ہوگا جس کو تنگدستی نہیں ہوگی۔ (مفردات راغب ص: ۶۴)

## وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّحِيمِينَ ﴿١١٨﴾

”اور پیغمبر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہتے کہ پروردگار میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر کہ تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔“ (سورہ مؤمنون آیت ۱۱۸)

اس حدیث مبارکہ کو لے لیجئے جس میں کس قدر خوبصورت انداز سے توبہ کی تعریف و توصیف بیاں کی گئی ہے: **”أَنِيبُ الْمُنْذِبِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ تَسْبِيحِ الْمُسَبِّحِينَ“** اللہ تبارک و تعالیٰ، اس رحمتِ مطلق و کامل نے فرمایا ہے کہ: گناہ گاروں کی نالہ و زاری، مجھے تسبیح کرنے والوں کی تسبیح سے زیادہ پسند ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

خار بن در قوت و بر خاستن

خار کن در سستی و در کاستن

این جهان ہچون درخت است اے گرام

ما بر آن ، چون میوہ ہای نیم خام

جب تک ہم اس کائنات کے درخت کی شاخ پر ہیں ، ہمارے پاس تمام تر امکانات موجود ہیں اگر ہم عبادت کریں، تو پکے ہوئے پھل کی طرح پک جائیں گے اور اگر گناہ کا ارتکاب کریں، تو سڑے ہوئے پھل کی مانند گل سڑ جائیں گے جیسے کوئی کیڑا یا گھن درخت کے ذریعے اس کے پھل تک پہنچ گیا ہو۔

يَعِدُّهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُّهُمْ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا۔

شیطان اُن سے وعدہ کرتا ہے اور اُنہیں امیدیں دلاتا ہے، اور وہ جو بھی وعدہ کرتا ہے وہ دھوکے کے سوا کچھ نہیں ہے (سورہ نسا ۴ آیت ۱۲۰)

جد تو آدم بہشتش جای بود

قدسیان کردند بہر او سجود

یک گنہ ناکردہ، گفتندش تمام

مذنبی، مذنب، برو بیرون خرام

تو طمع داری کہ با چندین گناہ

داخل جنت شوی اے روسیاء؟

سکھول شیخ بہائی جلد 1 صفحہ 57

(اے انسان! تیرے جد آدم علیہ السلام بہشت میں تھے اور فرشتوں نے ان کو سجدہ کیا تھا لیکن جوں ہی وہ ایک گناہ (خطا) کے مرتکب ہوئے، اُن سے کہہ دیا گیا کہ بس اب یہ سب کچھ ختم۔ خطا کار ہو اب یہاں سے چلے جاؤ لیکن اے سیاہ چہرے والے! تو یہ سمجھتا ہے کہ کئی گناہ کر کے بھی جنت میں، جلا جائے گا)



## استغفار کی فضیلت

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا ایک سبق آموز واقعہ

حَدَّثَتْ قِصَّةٌ فِي زَمَنِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى حَيْثُ كَانَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَرِيدُ أَنْ يَقْضِيَ لَيْلَتَهُ فِي الْمَسْجِدِ، وَلَكِنْ مُنِعَ مِنَ الْمَبِيتِ فِي الْمَسْجِدِ بِوَاسِطَةِ حَارِسِ الْمَسْجِدِ، وَقَدْ حَاوَلَ مَعَهُ الْإِمَامُ وَلَكِنْ لَا جَدْوَى، فَقَالَ لَهُ الْإِمَامُ: سَأَنَامُ مَوْضِعَ قَدَمِي، وَبِالْفِعْلِ نَامَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَكَانَ مَوْضِعِ قَدَمَيْهِ، فَقَامَ حَارِسُ الْمَسْجِدِ بِجَرَّةٍ لِإِبْعَادِهِ مِنْ مَكَانِ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ شَيْخًا وَقَوْرًا تَبَدُّو عَلَيْهِ مَلَامِحَ الْكِبَرِ، فَرَأَاهُ خُبَّازٌ، فَلَمَّا رَأَاهُ يُجَرُّ بِهَذِهِ الْهَيْئَةِ، عَرَضَ عَلَيْهِ الْمَبِيتَ، وَذَهَبَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَعَ الْخُبَّازِ، فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ، وَذَهَبَ الْخُبَّازُ لِتَحْضِيرِ عَجِينِهِ لَعَمَلِ الْخُبْزِ، فَسَمِعَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ الْخُبَّازَ يَسْتَغْفِرُ وَيَسْتَغْفِرُ، وَمَضَى وَقْتُ طَوِيلٍ وَهُوَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ، فَتَعَجَّبَ

الإمام أحمد بن حنبل، فلَمَّا أَصْبَحَ سَأَلَ الإمامَ أحمدَ الخَبَّازَ عن استغفاره في الليل، فَأَجابَهُ الخَبَّازُ: أَنه يَسْتَغْفِرُ طَوَالَ تحضيره العَجِينَ وَعَجْنَهُ، فَسَأَلَهُ الإمامَ أحمدُ: وَهَلْ وَجَدْتَ لاسْتِغْفَارِكَ ثَمَرَةً؟ وَقَدْ سَأَلَ الإمامَ أحمدَ الخَبَّازَ هَذَا السُّؤَالَ وَهُوَ يَعْلَمُ ثَمَرَاتِ الاستِغْفَارِ، فَقَالَ الخَبَّازُ: نَعَمْ، وَاللَّهِ مَا دَعَوْتُ دَعْوَةً إِلَّا أُجِيبْتُ، إِلَّا دَعْوَةً وَاحِدَةً، فَقَالَ الإمامَ أحمدُ: وَمَا هِيَ؟ فَقَالَ الخَبَّازُ: رُؤْيَا الإمامَ أحمدَ بنَ حنبلٍ، فَقَالَ الإمامَ أحمدُ: أَنَا أحمدُ بنُ حنبلٍ، وَاللَّهِ إِنِّي جُرِّرتُ إِلَيْكَ جُرًّا.

ایک بار حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں تھے، ایک قصبے میں انھیں رات ہو گئی تو نماز کے بعد آپ نے مسجد میں ہی ٹھہرنے کا ارادہ کر لیا۔ آپ کی عاجزی و انکساری نے یہ گوارا نہ کیا کہ لوگوں کو اپنا تعارف کروا کر خوب آؤ بھگت کروائی جائے۔ مسجد کے خادم نے بھی امام کو نہ پہچانا اور آپ کو مسجد سے باہر نکلنے کا کہا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے سوچا کہ مسجد کے دروازے پر سو جاتا ہوں، لیکن خادم نے وہاں سے بھی کھینچ کر نکالنا چاہا۔

یہ تمام منظر ایک نانباتی نے دیکھ لیا جو مسجد کے قریب ہی تھا، اُس نانباتی نے آپ کو اپنے گھر رات بتانے کی پیشکش کر دی جبکہ وہ آپ سے واقف بھی نہیں تھا۔ آپ جب اُس کے گھر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ نانباتی اپنے کام کے دوران بھی کثرت سے

استغفار (استغفر اللہ) کر رہا ہے۔

امام نے استفسار کیا: کیا تمہیں اس قدر استغفار کرنے کا پھل ملا ہے؟

نانبائی نے جواب دیا: میں نے جو بھی مانگا اللہ عزوجل نے عطا فرمایا۔۔۔۔۔ ہاں ایک ایسی دعا ہے جسے ابھی تک شرف قبولیت عطا نہیں ہوا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: وہ کونسی دعا ہے؟

نانبائی بولا: میرے دل میں کچھ دنوں سے یہ خواہش مچل رہی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنے کا شرف حاصل کروں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے: میں ہی احمد بن حنبل ہوں۔ اللہ نے نا صرف تمہاری دُعا سُنی بلکہ مجھے تمہارے دروازے تک کھینچ لایا۔

# علیہم السلام کا استغفار

مصائب و ابتلا کے اس دور میں اجتماعی و انفرادی مشکلات سے راہ نجات اسی راستے پر ہے جو راستہ اللہ جل شانہ کے بھیجے ہوئے انبیاء علیہم السلام نے اپنی اقوام کو اللہ تعالیٰ کے عذاب و پکڑ سے اور مصائب و مشکلات سے بچنے کے لیے بتلایا، اور وہ ہے توبہ و استغفار کا راستہ اور اللہ رب العزت سے بخشش و مغفرت کا طلب کرنا۔ لیکن کس قدر افسوس اور دکھ کا مقام ہے کہ اس سب کا علم ہونے کے باوجود ہم کس قدر غفلت اور گمراہی کا شکار ہیں۔ ہم نے اپنی مشکلات کے حل کے لئے فانی انسانوں سے توجوع کرتے ہیں لیکن اس خالق حقیقی سے کوسوں دور بھاگتے ہیں جو ہمارا پروردگار ہے۔ جو ہماری حاجت روائی کرنے والا ہے۔ ہم اس کے سامنے توبہ تائب ہونے اور گڑگڑانے کو اہم خیال نہیں گردانتے حالانکہ وہ خود فرماتا ہے مجھ سے مانگو میں دوں گا۔ اس کے حضور توبہ و استغفار کرنے وہ ایسے ایسے راستے ہمارے سامنے وا کرتا ہے جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔

یہ حقیقت ہم سبھی پر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ معصوم ہونے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس قدر توبہ و استغفار کرتے تھے۔ لیکن صد حیف! ہم وہ سب کچھ فراموش کر بیٹھے۔ اگر ہم مصائب و ابتلا کی بھٹی سے نجات کے خواہاں



ہیں تو ہمیں بلاچون و چراں کئے قرآن و سنت کے بتائے ہوئے طریقوں کو حرز جاں بنانا ہوگا۔ انہی میں ہماری دنیاوی و اخروی نجات پنہاں ہے۔

توبہ و استغفار کے ضمن میں نازل ہونے والی دعائیں ہمیں اس امر سے آگاہ کرتی ہیں کہ جس کسی نے بھی اللہ تعالیٰ کے عفو و رحم کو آواز دی وہ نامراد نہ رہا۔ آئیے ہم بھی سنن انبیاء علیہم السلام پر کار بند ہونے کا عہد کرتے ہوئے اللہ رب العزت سے توبہ و استغفار کرتے ہیں۔ اور اس کے لئے قرآن مجید میں موجود مغفرت کی دعائیں ہمارا بہترین اثاثہ ہونگی۔

خاتم الانبیاء سیدنا حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استغفار

وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّحِيمِينَ ﴿١١٨﴾ (المؤمنون: ۱۱۸)

اور کہو اے میرے رب معاف کر اور رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے

سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کا استغفار

(۱) سَبِعْنَا وَ أَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ إِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٢٨٥﴾ (البقرة

: ۲۸۵)

ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی مالک! ہم تجھ سے خطا بخشی کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔

(۲) رَبَّنَا إِنَّا سَبِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ  
فَأَمَّا رَبَّنَا فَأَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ  
الْأَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَ آتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا يَوْمَ  
الْقِيَمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿١٩٣﴾ (آل عمران: ۱۹۳-۱۹۴)

اے رب! ہمارے ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایمان کے لئے ندا فرماتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے تو ہمارے گنا بخش دے اور ہماری برائیاں محو فرما دے اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر اے رب ہمارے! اور ہمیں دے وہ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر، بیشک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا۔

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استغفار

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ﴿٣٠﴾  
رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٣١﴾

(ابراہیم: ۴۰-۴۱)

اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو اے ہمارے رب اور ہماری دعا سن لے، اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہو گا۔

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضرت

اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استغفار

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّيِّعُ الْعَلِيمُ ﴿١٢٤﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا  
مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةٌ مُّسْلِمَةٌ لَّكَ ۖ وَارِنَا مَنَاسِكَنَا وَ  
تُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٨﴾ (البقرة: ۱۲۷-۱۲۸)

اے رب! ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا، اے رب ہمارے اور کر ہمیں  
تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہمار  
عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے  
والا مہربان۔



سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اصحاب کا

استغفار

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ رَبَّنَا لَا  
تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاعْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ  
الْحَكِيمُ ۝ (الممتحنة: ۴-۵)

اے ہمارے رب ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع لائے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے اے ہمارے  
رب ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال اور ہمیں بخش دے، اے ہمارے رب بیشک تو ہی عزت و حکمت والا ہے۔

سیدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استغفار

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِإِخْوِيْ وَ ادْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَ أَنْتَ أَرْحَمُ  
الرَّحِيْمِيْنَ ۝ (الأعراف: ۱۵۱)

اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت کے اندر لے لے اور تو سب مہر  
والوں سے بڑھ کر مہر والا۔

قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ۔۔۔۔ (القصص: ۱۶)

عرض کی، اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر زیادتی کی تو مجھے بخش دے۔

## سیدنا حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استغفار

(۱) رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَ تَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخُسِرِينَ ﴿۳۷﴾ (ہود: ۳۷)

عرض کی اے رب میرے میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں، اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں زیاں کار ہو جاؤں۔

(۲) رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۖ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾ (نوح: ۲۸)

اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو، اور کافروں کو نہ بڑھا مگر تباہی۔

## سیدنا حضرت آدم وسیدتنا حواء علیہما السلام کا استغفار

قَالَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ  
الْخَسِرِينَ ﴿٢٣﴾ (الأعراف: ٢٣)

دونوں نے عرض کی، اے رب ہمارے! ہم نے اپنا آپ بُرا کیا، تو اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے۔

## سیدنا حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استغفار

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٨٤﴾ (الأنبياء: ٨٤)

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو بے عیب ہے بے شک میں بے انصافوں میں سے تھا۔

## سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استغفار

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ  
الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾ (ص: ٣٥)

اور کہا کہ "اے میرے رب، مجھے معاف کر دے اور مجھے وہ بادشاہی دے جو میرے بعد کسی کے لیے سزاوار نہ ہو، بیشک تو ہی اصل داتا ہے"

سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استغفار

يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّحِيمِينَ ﴿٩٢﴾ (یوسف: ۹۲)

اللہ تمہیں معاف کرے، وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

ملائکہ اکرام کا استغفار مومنین تابیین کے لئے

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ  
بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا  
فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۖ رَبَّنَا  
ادْخِلْهُمْ جَنَّاتٍ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ  
وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ ۚ  
مَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۚ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝  
(غافر: ۷، ۸، ۹)



اعْفُ عَنَّا <sup>وَقَفَّةً</sup> وَاعْفِرْ لَنَا <sup>وَقَفَّةً</sup> وَارْحَمْنَا <sup>وَقَفَّةً</sup> أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ  
الْكُفْرِ ۚ (البقرة: ۲۸۶)

اے رب ہمارے! ہمیں نہ پکڑا کر ہم بھولیں یا چوکیں اے رب ہمارے! اور ہم پر بھاری بوجھ  
نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا، اے رب ہمارے! اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی  
ہمیں سہار) برداشت (نہ ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ  
ہے۔ تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ  
صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاصْلَحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۚ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ  
الْمُسْلِمِينَ ۝ (سورة الاحقاف الآية: ۱۵)

اے میرے رب! میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور  
میرے ماں باپ پر کی اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میرے لیے میری اولاد میں  
صلاح) نیکی (رکھ میں تیری طرف رجوع لایا اور میں مسلمان ہوں۔

ان مومنین صادقین کا استغفار جنہوں نے مہاجرین و انصار صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کی اقتداء و پیروی کی۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿١٠﴾ (الحشر: 10)

اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے ہمارے رب بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

متقین، مومنین اور پرہیزگاروں کا استغفار

(۱) رَبَّنَا إِنَّا أَمْنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾

اے رب ہمارے! ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ (آل عمران: ۱۶)

(۲) رَبَّنَا آتِنَا لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۸﴾

(التحریم: ۸)

اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے، بیشک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے۔

(۳) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا  
عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿۱۳۷﴾ (آل عمران: ۱۳۷)

اے ہمارے رب بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے اپنے کام کیں اور ہمارے قدم جمادے اور ہمیں ان کافر لوگوں پر مدد دے۔

## استغفار کے چند مسنون صیغے

سب سے افضل استغفار تو وہی ہے، جسے حدیث مبارکہ میں سید الاستغفار کہا گیا، یعنی استغفار کا سردار، اس لئے ہر مسلمان کو ان کلمات کو یاد کرنا چاہئے۔

### سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا  
عَبْدُكَ وَاَنَا عَلَىٰ عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ،  
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، وَاَبُوْءُ لَكَ  
بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا  
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ .



بعض دیگر مسنون الفاظ درج ذیل ہیں ۔

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ❁

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا، وَلَا یَغْفِرُ  
الدُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ. فَاعْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ،  
وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ. (متفق علیہ)

بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء قبل السلام، برقم 834، مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ  
والاستغفار، باب استحباب خفض الصوت بالذکر، برقم 2705. رواہ فی الصحیحین عن ابی بکر  
الصدیق رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ❁

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ  
التَّوَّابُ الرَّحِيمُ .

(إخرجه النسائي في الكبرى عن خباب بن الارت رضى الله عنه , حديث حسن )

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ❁

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ .

( إخرجه ابن حبان عن أبي هريرة رضى الله عنه )

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ❁

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَ تُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ

الرَّحِيمُ . ( رواه إبي داود عن ابن عمر رضی اللہ عنہما )

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ❁

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا

أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ

بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا

أَنْتَ . ( رواه مسلم )

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ❁

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ

الرَّحِيمُ . (رواه الترمذی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ❁

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ

الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ . (رواه الترمذی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ❁

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ . (إخرجه مسلم عن ثوبان رضي الله عنه)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ❁

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ

إِلَيْهِ. ( رواه مسلم )

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ❁

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ  
وَارْزُقْنِيْ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ❁

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

(متفق عليه).

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ❁

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي  
أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي  
جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطِيئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذَلِكَ  
عِنْدِي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ  
وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي

أَنْتَ الْبُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْبُؤْخِرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيرٌ . (متفق عليه)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ❁

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ  
الدُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ فَاعْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ  
وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ . (متفق عليه)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ❁

اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ  
اِلَيْكَ اَنْبَتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ❁

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قِيَمُ السَّمَاوَاتِ  
وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ  
السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ  
اَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ  
الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ  
فِيْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ  
وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ  
حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ



أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ  
 أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي  
 مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ  
 أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ لَا  
 إِلَهَ غَيْرُكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ . (رواه البخاري)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ❁

(اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي،  
 وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي . (صحیح سنن الترمذی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ❁

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَخَطَايَايَ كُلَّهَا. اَللّٰهُمَّ  
اَنْعَشْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ، وَاَهْدِنِيْ لِمَصَالِحِ الْأَعْمَالِ  
وَالْأَخْلَاقِ، فَإِنَّهُ لَا يَهْدِيْ لِمَصَالِحِهَا وَلَا  
يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ. (صحیح الجامع)

اللہ تعالیٰ اس بندہ سے خوش ہوتے ہیں جب وہ کہتا ہے ، رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ .  
کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں . (ترمذی وغیرہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ❁

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ.

( صحیح سنن الترمذی: 2789 )

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ❁

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ

عَنِّي. (الترمذی، کتاب الدعوات، باب حدثنا یوسف بن عیسی، برقم 351،

والنسائی فی الکبری، برقم 7712، وبنحوه ابن ماجه، ابواب الدعاء، باب الدعاء بالعفو  
والعافیة، برقم 3850، ومسند احمد، 42 / 236، برقم 25384، وصححه الألبانی فی صحیح  
الترمذی، 170/3)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ❁

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكِ  
الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي  
وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ  
مَفْتُونٍ وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ

وَحُبَّ كُلِّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى حُبِّكَ . (إخرجه إمام أحمد بلفظه، 36 / 36)

423، برقم 22109، والترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة ص، برقم 3235، بنحوه، وحسنه، وقال: سألت محمد بن إسماعيل - يعني البخاري - فقال: ((هذا حديث حسن صحيح))، وفي آخر الحديث قال صلى الله عليه وسلم ((إنها حق فادرسوها ثم تعلموها))، والموطأ، برقم 736، والحاكم، 521/1، والبرز، 121 / 2، وصححه الألباني في صحيح الترمذي، 318 / 3)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ❁

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ  
الصَّمدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ  
كُفُوًا أَحَدٌ ، أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ

الْغَفُورُ الرَّحِيمُ . (إخرجه النسائي، كتاب السهو، باب الدعاء بعد الذكر، برقم

1301، واللفظ له، والنسائي في الكبرى، برقم 7665، وإبو داود، كتاب الصلاة، باب ما يقول بعد التشهد، برقم 985، وصححه الألباني في صحيح سنن النسائي، 147 / 1 .)



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ❁

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ  
الْغَفُورُ.

(ابو داود، كتاب الوتر، باب في الاستغفار، برقم 1518، والترمذي، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا قام من المجلس، برقم 3434، واللفظ له، والنسائي في الكبرى، 6/ 119، برقم 10220، وابن ماجه، كتاب الأدب، باب الاستغفار، برقم 3814، وإمام أحمد، 8/ 350، برقم 4726، والبخاري في الأدب المفرد، 217، والطبراني في الكبير، 5/ 119، والأوسط، 6/ 231، وصححه الألباني في صحيح أبي داود، 5/ 248، صحيح ابن ماجه، 2/ 321، وفي صحيح الترمذي، 3/ 153)

گناہوں کی معافی کے لئے ہر روز پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ❁

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تُبْتُ اِلَیْكَ مِنْهُ ،  
 وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا اَعْطَيْتُكَ مِنْ نَفْسِیْ ثُمَّ لَمْ  
 اَوْفِ بِهٖ ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِلنِّعَمِ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ بِهَا  
 عَلَیَّ فَتَقَوَّیْتُ بِهَا عَلٰی مَعَاصِیْكَ وَاَسْتَغْفِرُكَ  
 لِکُلِّ خَیْرٍ اَرَدْتُ بِهٖ وَجْهَکَ فَخَالَطَنِیْ فِیْهِ مَا  
 لَیْسَ لَکَ ، اَللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنِیْ فَاِنَّکَ بَیْ عَالِمٍ ،  
 وَلَا تُعَذِّبْنِیْ فَاِنَّکَ عَلَیَّ قَادِرٌ ❁

اے اللہ! میں ان گناہوں سے تیری مغفرت مانگتا ہوں۔ جن سے میں نے توبہ کی۔ اور پھر ان میں مبتلا ہو گیا۔ اور میں تیری مغفرت مانگتا ہوں۔ کہ میں نے اپنی جان کے متعلق آپ سے عہد و پیمان کیے۔ لیکن پھر میں انھیں پورا نہ کر سکا۔ اے اللہ! میں تیری مغفرت مانگتا ہوں۔ کہ تو نے مجھ پر اپنی نعمتیں انعام فرمائیں۔ لیکن میں نے انھیں تیری نافرمانی کا ذریعہ بنا لیا۔ میں تیری مغفرت مانگتا ہوں۔ ہر اس خیر کے لئے جو میں نے خالص تیری رضا کے لئے کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر اس میں کچھ کھوٹ شامل ہو گیا۔ جو تیرے لئے نہ تھا۔ اے اللہ! مجھے رسوا نہ کر۔ بے شک تو مجھے خوب جاننے والا ہے۔ اور مجھے عذاب نہ دے، بے شک تو مجھ پر خوب قادر ہے۔ (رواہ الدیلمی)

## گناہوں کی مغفرت

حضرت ابو عبد اللہ وراق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اگر تمہارے اوپر قطروں کے شمار اور سمندر کی جھاگ کے برابر بھی گناہ ہوں تو جب تو اپنے اپنے رب سے اخلاص کے ساتھ اس دعا کو مانے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ گناہ تجھ سے دور ہو جائیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ❁

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ ثُبْتُ اِلَیْكَ  
مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُ فِیْهِ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ مَا  
وَعَدْتُكَ بِهٖ مِنْ نَفْسِیْ وَلَمْ اُوْفِ لَكَ بِهٖ  
وَاَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ اَرَدْتُ بِهٖ وَجْهَكَ  
فَخَالَطَهُ غَیْرُكَ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ نِعْمَةٍ  
اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ فَاسْتَعَنْتُ بِهَا عَلٰی مَعْصِیَتِكَ  
وَاَسْتَغْفِرُكَ یَا عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ مِنْ كُلِّ



# ذَنْبِ أَتَيْتُهُ فِي ضِيَاءِ النَّهَارِ وَسَوَادِ اللَّيْلِ فِي مَلَأِ أَوْ خَلَاءِ وَسِرِّ وَعَلَانِيَةٍ يَا حَلِيمٌ ❁

الہی ! میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں ہر ایک گناہ سے کہ میں نے اس سے تیرے سامنے توبہ کی ہو اور  
پھر اس کو دوبارہ کیا ہو، اور تیرے مغفرت چاہتا ہوں ایسی چیز سے کہ اس کا وعدہ میں نے تجھے اپنے جی  
سے کیا ہوں۔ پھر وہ تیرے لئے پورا نہ کیا ہو۔ اور تجھ سے بخشوایا چاہتا ہوں وہ عمل جن سے میں نے  
نیری رضا کا ارادہ کیا ہو۔ پھر اس میں دوسرا مل گیا ہو۔ اور تجھ سے بخشش چاہتا ہوں ہر نعمت سے جو تو  
نے مجھے عطا کی ہو اور میں نے اس سے تیری نافرمانی پر مدد لی ہو اور میں بخشش چاہتا ہوں تجھ سے  
وہ پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے گناہ سے جس کا میں مرتکب ہوا ہوں دن کی روشنی اور رات کی  
اریکی میں، مجمع اور تنہائی میں، ماطن اور ظاہر میں، اے حلم کرنے والے۔

## الاستغفار الكبير

اپنے گناہوں کی معافی کے لئے صبح و شام کم از کم ۳، ۳ بار ذکر کریں۔ انشاء اللہ الرحمن! آپ کی مراد پوری ہوگی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ❁

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ  
الْقَيُّومُ ❁ غَفَّارُ الذُّنُوبِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ  
❁ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ جَمِيعِ الْمَعَاصِي كُلِّهَا  
وَالذُّنُوبِ وَالْآثَامِ ❁ وَمِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ  
عَمْدًا وَخَطَأً ظَاهِرًا وَبَاطِنًا ❁ قَوْلًا وَفِعْلًا ❁ فِي  
جَمِيعِ حَرَكَاتِي وَسَكَنَاتِي وَخَطَرَاتِي وَانْفَاسِي  
كُلِّهَا دَائِمًا أَبَدًا سَرْمَدًا ❁ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِي

أَعْلَمُ \* وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِي لَا أَعْلَمُ \* عَدَدَ مَا  
أَحَاطَ بِهِ الْعِلْمُ وَ أَحْصَاهُ أَوْجَدَتْهُ الْقُدْرَةُ وَ  
خَصَّصَتْهُ الْإِرَادَةُ \* وَمِدَادَ كَلِمَاتِ اللَّهِ \* كَمَا  
يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِ رَبِّنَا وَ جَمَالِهِ وَ كَمَالِهِ \* وَ  
كَمَا يُحِبُّ رَبَّنَا وَيَرْضَى \*

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

سب رسولوں پر سلام اور حمد و ثناء اللہ رب العالمین کے لئے

وَ آخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، وَمَا

تَوْفِيقِي اِلَّا بِاللّٰهِ ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ

السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ ، وَ صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا

مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ ، بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ .



## حرف دعا

یا ارحم الراحمین! جو اہل ایمان اس دار فانی سے کوچ فرما گئے آپ کے حکم کے مطابق، نبی کریم ﷺ کے وسیلہ جمیلہ سے ان کی نیکیاں قبول فرما۔ ان کی سہوگ یا عمدہ فکری و جسمانی لغزشوں کو معاف فرما۔ اور ان کے ساتھ عفو و درگزر فرما۔ کیونکہ تیری رحمت تیرے غضب پر حاوی ہے اور جو اہل ایمان زندہ ہیں۔ ان کے دلوں میں خشیت الہی اور عشق رسول ﷺ کو زندہ و جاوید فرما۔ انھیں ظاہری و باطنی آلائشوں اور بیماریوں سے محفوظ و مامون فرما۔ اور ان کے قلوب و اذہان میں ایک دوسرے کے لئے ایثار و محبت کا جذبہ پیدا فرما۔ اس حیاتِ فانی میں انھیں نیک اعمال کو سرانجام دینے کی توفیق عطا فرما۔ اور ہم سب کا خاتمہ بالا ایمان فرما۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کو ہمارا نصیب بنادے۔ اور اس کتاب کو میری تمام لغزشوں اور سیہ کاریوں کا کفارہ بنادے آمین! یا رب العالمین!!

## اظہار تشکر

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں استاد الاساتذہ جناب حسین عبدالفتاح (فارغ التحصیل جامعۃ الازہر مصر)، جناب خالد السید (فارغ التحصیل جامعۃ الازہر مصر)، جنہوں نے اس کتاب کے عربی متن کی پروف ریڈنگ کرنے میں انتہائی عرق ریزی اور جانفشانی سے کام لیا۔ میں انتہائی احسان مند اور شکر گزار ہوں جناب زبیر حسین صاحب، جناب سلیم رضا خان صاحب، جناب عثمان اسلم صاحب کا، کہ ان سب محبانِ رسول کے غیر مشروط تعاون کے بغیر اس کتاب کی تکمیل میرے لیے ممکن نہ تھی۔

اللہ جل جلالہ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اپنے خصوصی فضل و کرم سے سب اہل ایمان کی دلی نیک تمناؤں اور مرادوں کو پورا فرمائیں۔ اور اس معمولی سی کاوش کو قبول فرمائیں، ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائیں اور اس کتاب کو ہم سب مسلمانوں کے لیے ذخیرہ آخرت میں شامل فرمائیں۔

آمین! ثم آمین!! بحرمتہ شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طالب دعا

امجد علی خان



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

عَاقِبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پیچھے آنے والا	قَاسِمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بانٹنے والا	مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سرا ہا گیا	حَامِدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سرا بنے والا	أَحْمَدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سب سے زیادہ حمد والا	مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعریف والا
بَشِيرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خوشخبری دینے والا	مَشْهُودُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ گواہی دیا گیا	رَشِيدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نیک	حَاشِرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُٹھنے والا	شَاهِدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ گواہی دینے والا	فَاتِحُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کھولنے والا
مَاجُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ محو کرنے والا	مَهْدِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہدایت والا	هَادِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہادی	شَافِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شفا دینے والا	دَاعِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بلانے والا	نَزِيرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ڈرانے والا
تِهَامِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تہامی	أَحْيَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آن پڑھ	نَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نبی	رَسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول	نَاسِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منع کرنے والا	مُنْجِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نجات والا
رَحِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رحم والا	رَأُوفُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نرم دل	خَرِيسٌ عَلَيْكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جرس پھرنے والا (لوگوں کو بیان کے لیے)	عَزِيزُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غالب	أَبْطَحِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابطح والا	هَاشِمِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہاشمی
مُصْطَفَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ چنا ہوا	حَمَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حم	مُرْتَضَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ برگزیدہ	طَسْرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طسر	مُجْتَبَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ چنا ہوا	ظَهْرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظہر
مَتِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مضبوط	مَدَّ ثَرُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ چادر اوڑھنے والا	وَلِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دوست	مَزْمَلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ گھمبلی والا	أَوَّلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بہتر	يَسْرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یسر
أَمْرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حکم دینے والا	مُصْبَاحُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ چراغ	مَنْصُورُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مدد دیا گیا	نَاصِرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مدد دینے والا	طَيْبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پاک	مُصَدِّقُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سچ بولنے والا



حَافِظٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یاد رکھنے والا	نَبِیُّ التَّوْبَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ متوجہ توبہ کرنے والی نبی	مُضَرِّیٌّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مضر والا	قَرَشِیٌّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قرشی	نَزَارِیٌّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مضر بن زکریا سے	حَاجَزِیٌّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حجاز والا
حَبِیْبٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللہ کا دوست	کَلِیْمُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللہ سے کلام کرنے والا	عَبْدُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللہ کا بندہ	أَمِیْنٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امانت دار	صَادِقٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سچا	كَامِلٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کامل (پورا)
شُكُورٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شکر گزار	مُحِبٌّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قبول کرنے والا	حَسِیْبٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کافی	الْأَنْبِیَاءُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انبیاء کو ختم کرنے والا	صَفِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللہ کا مخلص دوست	نَجِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللہ کا راز دار
مَعْلُومٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علم والا	مَأْمُونٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امن والا	حَفِیٌّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خبر رکھنے والا	قَوِیٌّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طاقت والا	رَسُوْلُ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مہربانی والا رسول	مُقْتَصِدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میان درمی سچے والا
آخِرٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پیشی	أَوَّلٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اول	رَسُوْلُ الرَّاحَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ راحت والا رسول	مُطِیْعٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تابع دار	مُبِیْنٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظاہر	حَقٌّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سچا
حَکِیْمٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حکمت والا	کَرِیْمٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سخی	یَتِیْمٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یتیم	نَبِیُّ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مہربانی والا نبی	بَاطِنٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پوشیدہ	ظَآهِرٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظاہر
مُکْرَمٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عزت والا	مُحَرَّمٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قابل عزت	مُنِیْرٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ چراغ	سِرَاجٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ چمکتا ہوا	سَیِّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سردار	الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بروں کو ختم کرنے والا
مَدْعُوٌّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دعوت دہا ہوا	خَلِیْلٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دوست جانی	قَرِیْبٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قریب	مُطَهَّرٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پاکینہ	مُذَكَّرٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نصیحت کرنے والا	مُبَشِّرٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خوشخبری سننے والا
رَسُوْلُ الْمَلَاحِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول الملاحم	شَهِیدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ گواہ	شَهِیْرٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شہرت والا	عَادِلٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عدل کرنے والا	خَاتِمٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ختم کرنے والا	جَوَادٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سخی



## عرض ناشر

ہم نے حتی الوسع کوشش کی ہے کہ اس کتاب کی طباعت میں کسی قسم کی خطا کا کوئی امکان نہ رہے۔ لیکن حتی المقدور کوشش کے باوجود اگر کچھ غلطیاں رہ گئی ہوں تو میری اپنے قابل احترام اسلامی بہن بھائیوں سے عاجزانہ التجا ہے۔ کہ جب یہ کتاب آپ کی خدمت میں پیش کی جائے تو پڑھنے کے بعد اس میں پائی جانے والی غلطیوں سے تحریری طور پر آگاہ فرمائیے گا تاکہ اگلے ایڈیشن میں نادانستہ طور پر ہونے والی ان غلطیوں کی تصحیح کی جاسکے۔ آپ کی ایسی علمی معاونت دین و دنیا میں ہم سب کے لئے خیر و برکت کا باعث ہو گی۔ انشاء اللہ العزیز

E-mail Address: zikerehabib@yahoo.com